94

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،8۔مارچ2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014 پر فوری غور وخوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95 اور کسی دیگر متعلقہ قاعدہ کی مقتضیات متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

96

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

ہفتہ، 8-مارچ2014

(یوم السبت، 6- جمادی الاوّل 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 5بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ ۝٦ ٱلَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ كَلَّا
بَلۡ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ ۝٩ وَإِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحَٰفِظِينَ ۝١٠ كِرَامٗا
كَٰتِبِينَ ۝١١ يَعۡلَمُونَ مَا تَفۡعَلُونَ ۝١٢ إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٖ ۝١٣
وَإِنَّ ٱلۡفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٖ ۝١٤ يَصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ ٱلدِّينِ ۝١٥ وَمَا هُمۡ
عَنۡهَا بِغَآئِبِينَ ۝١٦ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ۝١٧ ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ
مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ۝١٨ يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٞ لِّنَفۡسٖ شَيۡـٔٗاۖ
وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٖ لِّلَّهِ ۝١٩

سورۃ الانفِطار آیات6تا19

اے انسان تجھ کو اپنے پروردگارِ کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا؟(6)(وہی تو ہے)جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضاء کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو)معتدل رکھا (7)اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا (8) مگر ہیہات تم لوگ جزاء کو جھٹلاتے ہو(9) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں(10) عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے(11) جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں(12) بے شک نیکو کار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13) اور بدکردار دوزخ میں(14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے(15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے(16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟(17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟(18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا(19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج محمد علی ظہوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دوجہان حامیِ بے کساں شافعِ اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِسروراں تاج دار شہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لکا دلِ کشاہ مجتبےٰ مُصطفےٰ رہنما پیشوا
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں ہوسکیں نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طور سینا بنا اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے یاد آئیں مجھے اُڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ایک تحریک آئی ہے جیسے وزیر قانون زیر قاعدہ 240 پیش کرنا چاہتے ہیں میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

مہمان خواتین کے Upper Chamber کے استعمال کی اجازت کے لئے قاعدہ 240 کے تحت تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت آج مورخہ 8۔مارچ 2014 کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے معزز مہمان خواتین کو اسمبلی کا Upper Chamber استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت آج مورخہ 8۔مارچ 2014 کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے معزز مہمان خواتین کو اسمبلی کا Upper Chamber استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 240 کے تحت آج مورخہ 8۔مارچ 2014 کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے معزز مہمان خواتین کو اسمبلی کا Upper Chamber استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! چونکہ اسمبلی کا جوUpper Chamber ہے وہ usually ہمارے صحافی بھائیوں اور بہنوں کے زیراستعمال ہوتا ہے۔ہم نے پریس گیلری کے صدر اور سیکرٹری صاحب سے خصوصی طور پرrequest کی تھی کہ آج کے دن ان معزز خواتین کو جو مختلف طبقات زندگی میں خواتین کی نمائندگی کرتی ہیں، جو خواتین کیempowerment کے لئے اور خواتین کے حالات کو بہتر کرنے کے لئے معاشرے میں ایک بھرپور کردار ادا کرتی ہیں ان کو آج اس ایوان کی کارروائی کوwitness کرنے کے لئے دعوت دی گئی تھی۔آج اسمبلی کےUpper Chamber میں بٹھانے کے لئے اسمبلی کے معزز صحافی بھائیوں، بہنوں اور پریس گیلری کے صدر و سیکرٹری صاحبان سے گزارش کی تھی کہ آج وہ پریس گیلری تک اپنی ضروریات کو پورا کریں اور یہ Upper Chamber ان معزز خواتین کے لئے آج کے دن کے لئے مختص کر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ آج ایجنڈے پر question hour نہیں ہے اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 919/13 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔کیا یہ پڑھی جا چکی ہے؟

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!یہ پڑھی جا چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے لہذا اس کوnext week تک کے لئےpending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس تحریک کوnext week تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر920/13 بھی محترمہ نگہت شیخ کی ہے اور یہ بھی پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اس کا بھی جواب نہیں آیا اس کو بھیnext week تک کے لئےpending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس کو بھیnext week تکpending کیا جاتا ہے۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔۔۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میری یہ تحریک التوائے کار خواتین کے issue پر ہی تھی۔ میری گزارش ہو گی کہ اس کو صرف جواب تک ہی محدود نہ کیا جائے کیونکہ جہیز کی کمی کی وجہ سے خواتین کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ میری یہ تحریک التوائے کار نمبر 920/13 اسی حوالے سے تھی اور میں چاہوں گی کہ آپ خواتین کو اس پر بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا جب جواب آ جائے گا تو پھر اس پر انشاء اللہ بات ہو جائے گی۔ اب ہم سرکاری کارروائی لیتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں خواتین کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی کوئی قرارداد میرے پاس تو نہیں آئی کیا آپ نے جمع کروائی ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ میرے پاس ہے آپ مجھے اسے پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس طرح نہیں ہوتا بلکہ پہلے rules کو suspend کرنا پڑتا ہے اور وہ میرے پاس ایجنڈے پر نہیں آئی۔ میرے پاس سرکاری کارروائی ہے اس پر بعد میں بات ہو گی۔ ایک اور قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے۔ وزیر ترقی خواتین محترمہ حمیدہ وحیدالدین خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

خواتین کو قومی دھارے میں لانے اور پنجاب میں خواتین پارلیمانی گروپ (Women Cancus) قائم کرنے کا مطالبہ

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ کی بصیرت کی روشنی میں پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں پاکستان کے مساوی شہری کے طور پر قومی دھارے میں لانے کے لئے اپنی بھرپور وابستگی اور حمایت کا اظہار کرتا ہے نیز یہ ایوان اس ضمن میں حکومت پنجاب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت خواتین کے حقوق اور ترقی کے لئے صوبہ پنجاب میں خواتین پارلیمانی گروپ women caucus قائم کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ کی بصیرت کی روشنی میں پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں

میں پاکستان کے مساوی شہری کے طور پر قومی دھارے میں لانے کے لئے اپنی بھرپور وابستگی اور حمایت کا اظہار کرتا ہے نیز یہ ایوان اس ضمن میں حکومت پنجاب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت خواتین کے حقوق اور ترقی کے لئے صوبہ پنجاب میں خواتین پارلیمانی گروپ women caucus قائم کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ کی بصیرت کی روشنی میں پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں پاکستان کے مساوی شہری کے طور پر قومی دھارے میں لانے کے لئے اپنی بھرپور وابستگی اور حمایت کا اظہار کرتا ہے نیز یہ ایوان اس ضمن میں حکومت پنجاب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت خواتین کے حقوق اور ترقی کے لئے صوبہ پنجاب میں خواتین پارلیمانی گروپ women caucus قائم کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب مصدرہ 2014

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی take up کرتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Fair Representation of Women Bill 2014. Minister for Law to introduce the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 94, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 94, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of rule 94, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب مصدرہ 2014

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 be taken into consideration at once."

LEADER OF OPPOSITION (Mian Mehmood-ur-Rasheed): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے oppose کیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جناب سپیکر! اس میں ان کی طرف سے ایک amendment آئی ہے اس کو take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، amendment آئی ہوئی ہے میں پڑھ رہا ہوں۔

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah- ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul

Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim, Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mr Faiza Ahmad Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan and Mrs Baasima Chaudhary. Any mover may move it.

LEADER OF OPPOSITION (Mian Mehmood-ur-Rasheed): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 be circulated for eliciting opinion thereon by 20th September 2013."

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، 2013؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ misprint ہے لیکن 2014 ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ misprint نہیں ہے۔ انہوں نے جو original amendment move کی ہے میں نے اس کی کاپی آپ کے آفس سے حاصل کی ہے۔ جس کو اپوزیشن کے ممبران نے signatures کے ساتھ motion/amendment move کی ہے۔ اس میں یہی ہے کہ:

> That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 be circulated for eliciting opinion thereon by 20th September 2013.

یہ ان کا کاغذ ہے یعنی جس motion کو signatures کے ساتھ move کی ہے اس کی یہ کاپی ہے۔

جناب سپیکر! آج خواتین کا عالمی دن ہے اور خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے یہ ایوان legislation کرنے جا رہا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ خواتین کی empowerment اور آزادی کی مخالفت اس وقت دنیا میں طالبان یا تحریک انصاف کر رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کے طرف سے "شیم شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آج خواتین کے عالمی دن کے موقع پر آپ یہ بات نوٹ فرمائیں، میری بہنیں بھی نوٹ فرمالیں اور آج پوری دنیا میں خواتین بھی یہ نوٹ کر لیں کہ اس دنیا میں خواتین کی آزادی کی مخالفت طالبان کر رہے ہیں یا تحریک انصاف کر رہی ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ مجھے اس پر بات کرنے دیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات سنیں یا آپ بات کر لیں۔ ایک بندہ بات کر لے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب! فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر لاء منسٹر اس ایک اچھے موقع پر ماحول کو پراگندہ کرنا چاہتے ہیں اور ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی صوابدید ہے۔ یہ ایک clerical mistake ہے، ہم خواتین کی empowerment کی سب سے زیادہ بات کرتے ہیں، یوتھ کی empowerment کی سب سے زیادہ بات کرتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے ہیں۔ ان کو دیکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے وہ بات کر رہے ہیں۔ (شور وغل)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ ایوان کو in order رکھیں، آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ آج خواتین کے عالمی دن پر وزیر اعلیٰ نے آنا ہے۔ اگر آپ نے قائد حزب اختلاف کو بات نہ کرنے دی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بات کر رہے ہیں، میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔ میاں صاحب! آپ بھی ان کو بات کرنے کا موقع دے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ House in order کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ میرا کام ہے۔ جی، آپ تشریف رکھیں تو وہ بات کریں گے۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب! پلیز آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بات یہ کر رہا تھا [******] (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! no, آپ کو ایسے الفاظ زیب نہیں دیتے۔ آپ قائد حزب اختلاف ہیں انہوں نے کسی کی ذات پر بات نہیں کی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس طرف سے باتیں کی گئی ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، کوئی بات نہیں کر رہا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ House in order کروائیں اور مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ذاتیات پر بات نہ کریں۔ آپ اس Bill کے حوالے سے بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ ان کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ذاتیات سے ہٹ کر بات کریں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اچھے موقع پر جبکہ سارے لوگ خواتین کو empower کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں سب سے زیادہ آواز پی ٹی آئی نے بلند کی ہے، ہم اس میں contribute کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم اس بل میں ترمیم لے کر آئے ہیں تو یہ اس لئے لے کر آئے ہیں کہ ایک اچھا کام اچھے طریقے سے ہو۔ آپ یہ کام ایک بھونڈے طریقے سے کیوں کرنے جا رہے ہیں؟ آپ ایک اچھا کام کرنے جا رہے ہیں تو اس کو اچھے طریقے سے کریں اس سلسلے میں آپ اپوزیشن کو بھی onboard لیں اپوزیشن کی معزز خواتین جن کی اس سلسلے میں بہت contribution ہے، ہماری خواتین نے اس معزز ایوان میں خواتین کو empower کرنے کے لئے ہمیشہ آواز اٹھائی ہے، اسمبلی کے ایوانوں کے اندر اور باہر ہر جگہ آواز اٹھائی ہے۔ اس ترمیم میں اگر ہماری دو تین خواتین participate کر لیتی ہیں اور قائد حزب اختلاف اس میں اپنی opinion دے دیتا ہے، اس میں کوئی اچھی تجاویز لے کر آتا ہے تو آپ کو خوش آمدید کہنا چاہئے۔ آپ جو بل لا رہے ہیں ہم تو اس کو appreciate کرتے ہیں۔ اس بل کو مزید بہتر کرنے کے لئے ہماری ایک ترمیم آئی ہے جسے آپ نے take up کر لیا اسے پڑھ دیا وہ اب اس ایوان کا حصہ بن گئی اور اس پر آپ نے مجھے اب بات کرنے کی بھی اجازت دے دی۔ اس موقع پر وزیر قانون کی طرف سے اس طرح کی بات کرنا مناسب نہیں ہے جس کی وجہ سے پورے ایوان کا ماحول خراب ہو رہا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں اس سلسلے میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ قائد حزب اختلاف میرے لئے قابل احترام ہیں وہ مجھے وہ طریقہ بتا دیں جس سے ہم اس بل کو 20- ستمبر 2013 تک مشتہر کر سکیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب والا! یہ ایک clerical mistake ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک clerical mistake ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ نکلوا لیں قائد حزب اختلاف نے جو تحریک پیش کی ہے اس میں انہوں نے 2013 کہا ہے، اگر میری یہ بات غلط ہے تو پھر آپ جو مرضی فیصلہ کر دیں۔ ورنہ مجھے یہ طریقہ بتائیں کہ 20- ستمبر 2013 تک اس کو کس طرح سے مشتہر کریں؟ یا تو پھر یہ کہیں کہ اسے 2013 تک مشتہر کر دیا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب والا! ایک بل جو اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے circulate ہوا اس میں ایک clerical mistake آئی لیڈر آف اپوزیشن نے اس کو پڑھا، جب انہوں نے اس کو پڑھا، جو اوپر لکھا ہوا تھا انہوں نے اس کو as it is پڑھ دیا۔ اب راناصاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کا ریکارڈ نکلوا لیں یہ ایک clerical mistake تھی اس کو نظر انداز کرنا چاہئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ایک پیپر جو کہ اپوزیشن نے خود جمع کروایا ہے اس میں 2013 لکھا ہوا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب والا! یہ ایک clerical mistake ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): یہ پرنٹ آپ کی طرف سے دیا گیا ہے، آپ نے اس کو پرنٹ کروا کر، دستخط کروا کر بھیجا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ یہ بات بھی رولز میں نہیں ہے کہ جب تک بل introduce نہ ہو آپ اس میں amendment نہیں دے سکتے تھے لیکن چونکہ آپ کی طرف سے ایک ترمیم آئی تھی وزیر قانون نے اس کو take up کیا اور یہ بات ایجنڈے پر آ گئی میں نے بھی اس کو پڑھ دیا ہے اب اگر آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کر سکتے ہیں اور اب اس کو 2013 کی بجائے 2014 کر دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس غلطی کی تصحیح کر دی جائے اور 2013 کی بجائے 2014 کر دیا جائے۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس موقع پر سب سے پہلے ان خواتین ورکرز کو، خواتین کی وہ انجمنیں اور فورم جو خواتین کو empower کروانے کے لئے معاشرے کے اندر سرگرم عمل ہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اسمبلی کی ان خواتین کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ خواتین کی empowerment کی بات کی لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ خواتین کے اتنے اہم issue پر جو کہ ہمارے معاشرے کا 52 فیصد ہیں ان کے متعلق قانون کو اتنی افراتفری اور عجلت میں لے کر آ رہے ہیں اس پر مجھے تعجب بھی ہے اور افسوس بھی ہے۔ آپ ایک بڑا اچھا کام کرنے جا رہے ہیں لیکن اس کے لئے اگر آپ ایک اچھا طریق کار

بھی اختیار کر لیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔اس بل کو اگر آپ elicit کرتے اس کو آپ مشتہر کرتے اور وہ تمام stakeholders وہ خواتین کی انجمنیں، عام خواتین ورکرز House Wives اور گھریلو خواتین کو اس کا پتا چلتا کہ ہمارے لئے یہ قانون سازی ہونے جارہی ہے۔ان کی طرف سے بھی کوئی مثبت تجاویز اور constructive چیزیں سامنے آتیں جو اس بل کے اندر add ہو سکتی تھیں۔اپوزیشن کو بھی آپ اعتماد میں لیتے پارلیمانی لیڈروں کو اعتماد میں لیتے،اپوزیشن کی خواتین کو اعتماد میں لیتے تو یہ بل اس سے کہیں بہتر طریقے سے پیش کیا جا سکتا تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے 2012 میں حکومت کی طرف سے خواتین کا ایک پیکیج دیا گیا لیکن اس پر بھی ستر فیصد عمل نہیں ہوا،پیکیج تو آ گیا اب بھی قانون سازی ہو جائے گی لیکن اصل معاملہ قانون سازی کے بعد اس کی implementation ہے اور آج جو ہم 66 مختلف Acts کے اندر minor تبدیلی کر کے خواتین کی نمائندگی کو زیادہ کر رہے ہیں۔اس پر بھی ہمیں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور یہ ایک اچھی چیز ہے لیکن اس سے ہمارے معاشرے کی جو عام خواتین ہیں ان کا اس بل سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔اس وقت سنڈیکیٹ میں دو خواتین ہیں وہاں پر تین کر دیں گے کسی جگہ چار خواتین ہیں ان کو آپ بے شک چھ کر دیں لیکن اس سے ہماری عام خواتین کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ خواتین جو اس وقت ہمارے معاشرے کے اندر سخت دباؤ کا شکار ہیں جن کو جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے ان کی آبروریزی ہوتی ہے ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جاتا ہے،اغواء کی وارداتیں ہوتی ہیں، گھروں میں جو خواتین کام کرتی ہیں، ان کے تحفظ کے لئے ان کی protection کے لئے اس کی prevention کے لئے ان پر ظلم اور زیادتی، تشدد کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر قانون سازی نہیں ہو سکی ہے۔چاہئے تو یہ تھا کہ treasury benches کی طرف سے یہ قانون آتا لیکن ہم نے یعنی پی ٹی آئی نے Protection of Women and Prevention کے نام سے یہاں پر بل جمع کروایا ہوا ہے۔میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس بل کو بھی آپ جلد از جلد take up کریں اور اس کو اسمبلی سے پاس بھی کروائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلا جاؤں کہ حکومت کی تمام تر کوششوں،کاوشوں کے باوجود خواتین میں تشدد کا جو رجحان ہے یہ اس کی statistics ہیں جس میں ہر سال دس فیصد اضافہ ہو رہا ہے اور بدقسمتی سے وزیر قانون کا جو ضلع ہے وہ اس میں سر فہرست ہے جس میں crime rate 1038 یعنی پورے پنجاب کے اندر سب سے زیادہ خواتین کے ساتھ ظلم زیادتی اور تشدد کے جو واقعات

ہوئے ہیں وہ فیصل آباد میں ہوئے ہیں۔یہ بات وزیر قانون کے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں جو بلدیاتی ایکٹ ہم نے پاس کیا ہے، ہم بات تو یہاں پر کرتے ہیں خواتین کو empower کرنے کی لیکن treasury benches کے قول وفعل میں تضاد ہے۔اس سے پہلے جو بلدیاتی ایکٹ تھا اس کے اندر یونین کونسل کی سطح پر 38 فیصد خواتین کی نمائندگی تھی جسے کم کرکے 15 فیصد کر دیا گیا ہے ۔یہاں women empowerment کہاں چلی گئی۔یونین کونسل کے تیرہ ممبران میں سے ایک peasant اور لیبر خاتون ہوتی تھی اور چار خواتین جنرل سیٹوں سے elect ہو کر آتی تھیں لیکن پچھلے ایکٹ میں اس کو کم کرکے دو کر دیا گیا ہے۔اس پر بھی پہلے ایک کی proposal آئی تھی اس پر ہم نے احتجاج کیا، خواتین کی مختلف انجمنوں نے بھی اس پر احتجاج کیا جس پر اس کو بڑھا کر دو کر دیا گیا۔ایک طرف تو آپ یہ ایکٹ لا کر خواتین کو empowerment کی بات کر رہے ہیں دوسری طرف آپ نے جو پچھلا قانون پاس کیا ہے اس میں خواتین کی نمائندگی بیس فیصد کم کر دی ہے۔یہ قول وفعل کا بہت بڑا تضاد ہے اور یہ افسوسناک چیز ہے اس طرح سے نہیں ہونا چاہئے تھا۔اسی طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں یہاں پر لیڈی ہیلتھ ورکرز جن کی پورے پنجاب کے اندر تعداد تقریباً 49ہزار ہے، ان میں سے ڈیڑھ ہزار خواتین کو ، حیلوں بہانوں کے ساتھ آپ نے نوکریوں سے برخاست کر دیا۔

جناب سپیکر!ساڑھے سینتالیس ہزار پچھلے بیس سالوں سے خواتین ایڈہاک پر یہاں نوکری کر رہی ہیں، جولائی 2012 میں سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ ان تمام خواتین کو regular کر دیں۔ایک برس ہو گیا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ستمبر 2013 میں یہاں پر ہزاروں خواتین نے دھرنا دیا تو حکومت نے ان سے پھر وعدہ کیا کہ ہم تین ماہ کے اندر سب کو regular کر کے باقاعدہ لیٹر جاری کر دیں گے لیکن بد قسمتی سے وہ دن نہیں آیا اور دوبارہ 17-فروری 2014 کو یہاں پر ہزاروں خواتین نے دھرنا دیا۔ کتنی شرمناک بات ہے ، کتنی افسوسناک بات ہے کہ اس قوم کی، اسی پنجاب دھرتی کی بہو، بیٹیاں ، مائیں اور بہنیں کھلے آسمان تلے یہاں مال روڈ پر دو دن تک دھرنا دیئے بیٹھی رہیں انہوں نے رات بھی یہاں پر گزاری۔اس وقت خواتین کے حقوق کی بات کرنے والی حکومت کہاں گئی تھی، آپ نے ان کے مسائل کیوں حل نہیں کئے اور آپ نے ان کی بات کیوں نہیں سنی؟میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ خواتین جو پولیو، ڈینگی ، زچہ بچہ اور باقی تمام کاموں پر کام کرتی ہیں ان کی سات ہزار

روپے تنخواہ ہے، وہ سینتالیس ہزار خواتین ہیں ان کو show cause notices ملے ہوئے ہیں۔ کیا حکومت یہ نہیں کر سکتی تھی، کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم یہ نہیں کر سکتے تھے، ان کا دل کانپ نہیں اٹھا اور انہیں خیال نہیں آیا کہ یہ جو مزدوری کرنے والی خواتین ہیں انہیں تنخواہیں دی جائیں؟ ہمارا اسلام تو یہ کہتا ہے کہ جب ایک مزدور مزدوری کرے تو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی تنخواہ دے دو لیکن یہ خواتین جن کو تین تین ماہ سے تنخواہیں نہیں دی گئیں وہ سڑکوں پر دھکے کھاتی ہیں۔ کوئی شوق سے آتا ہے، کسی کی ماں، کسی کی بہن، کسی کی بیٹی، کسی کی بہو شوق سے سڑک پر آتی ہے؟ نہیں آتی۔ یہ سارا کچھ آپ کے سامنے ہو رہا ہے آپ خواتین کی empowerment کی بات کرتے ہیں لیکن جو خواتین اس وقت مسائل کا شکار ہیں خدارا ان کی بہتری کے لئے آپ آگے بڑھیں۔ سنبل کیس کو کئی ماہ ہو گئے لیکن اس کیس کا کچھ پتا نہیں کہ کیا بنا۔ اتنا شور وغل ہوا، سپیشل انوسٹی گیشنز ہوئیں، فرانزک لیب کی بات ہوئی، کئی کمیٹیاں بنیں، زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا، کیا بنا؟ کچھ نہیں ہوا۔ یہ ایک سنبل کیس نہیں ہے ہر گاؤں میں ہر تھانے میں سنبلیں رُلتی پھرتی ہیں، روتی پھرتی ہیں، پکارتی پھرتی ہیں کہ کون ہے جو ہمارے حقوق کی بات کرے، کون ہے جو ہمیں تحفظ دے اور کون ہے جو ہمیں تشدد، ظلم و زیادتی سے نجات دلائے؟ میں کہتا ہوں کہ آپ آج جو بل لے کر آ رہے ہیں جو ایکٹ لے کر آ رہے ہیں خدارا اس سے عام خواتین کی زندگی میں کوئی بہتری آنے کی توقع نہیں ہے۔

معزز خواتین حزب اقتدار: کس کی زندگی میں بہتری آنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم سب کو سوچنا چاہئے کہ ہم ایسی قانون سازی کریں جس سے اس وقت عام خواتین جو ظلم کے نظام میں جکڑی ہوئی ہیں، جن کے ساتھ زیادتی اور تشدد ہوتا ہے، جن سے بیگار لی جاتی ہے جنہیں اغواء کیا جاتا ہے، جنہیں جسم فروشی پر مجبور کیا جاتا ہے، جن کی تھانوں میں آبروریزی ہوتی ہے اور جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ آپ ان کی protection کے لئے تو بات کرتے ہیں ایک واقعہ ہو جاتا ہے اس پر تو آپ کہتے ہیں کہ انہیں دار الامان میں لے جائیں، ان کو تحفظ دیں گے، ہم انہیں assist کریں گے اور ہم ان کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں لیکن اس کی prevention کے لئے کہ وہ پر تشدد واقعات نہ ہوں انہیں جنسی طور پر ہراساں نہ کیا جائے، انہیں ظلم و زیادتی کا نشانہ نہ بنایا جائے اس کے لئے اس طرح کے قوانین آنے چاہئیں تاکہ اس طرح کے کاموں کی حوصلہ شکنی ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ خواتین کے لئے یہ ایک اچھا دن ہے ان کے لئے ہم سب کو مل کر اور پوری سوسائٹی کو کوشش کرنی ہو گی۔ اس area میں ابھی بہت کام کرنے والا باقی ہے اس طرح کے قوانین تو بن جاتے ہیں لیکن اصل معاملہ وہ sprit اور اس کی implementation ہے کہ ہم ان قوانین پر implementation کروا پاتے ہیں یا نہیں؟ اگر یہ elicit کیا جاتا، اگر یہ اخبارات میں مشتہر کیا جاتا تو اس پر کہیں بہتر قانون سازی ہو سکتی تھی اور خواتین کے مختلف مسائل پر بہتر طریقے کے ساتھ یہاں پر قانون سازی کر سکتے تھے۔ میں اس موقع پر ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ قائد ایوان نہیں ہیں میری خواہش تھی کہ وہ بھی یہاں پر آتے تو میں بات کرتا۔ اس ایوان کے جو منتخب لوگ ہیں ان کی بھی تذلیل و رسوائی کی جا رہی ہے۔ جب اس ایوان کے کسی فرد کی تذلیل ہوتی ہے تو وہ اس ایوان کی تذلیل ہوتی ہے، وہ اس ایوان کی رسوائی ہوتی ہے کہ یہ منتخب لوگ جنہیں لاکھوں خواتین و حضرات نے ووٹ دے کر ایوان کے اندر بھیجا ہے اور آج آپ انہیں ان کے جائز حقوق سے deprive کر رہے ہیں۔ یہاں پر آپ نے DCCs بنائی ہیں ان میں ضلع کی تعمیر و ترقی سے ان منتخب نمائندوں کو باہر کر دیا ہے اور جو شکست خوردہ عناصر ہیں ان کو ان کمیٹیوں میں لا کر آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ ہمارا اس پر بالکل پہلے بھی احتجاج تھا اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تماشا بند ہونا چاہئے اور اس جمہوری دور کے اندر ہمیں نئی روایات کو جنم دینا چاہئے۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے اور اپوزیشن کے ٹوٹل ملا کر اگر چالیس پینتالیس یا پچاس لوگ ہیں تو یہ ان کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کریں، ان کو ان کے جائز حقوق دیں یہ بھی منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ان کے ساتھ اس طرح کی discrimination اور امتیازی سلوک کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اپوزیشن کی طرف سے ان تمام خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو خواتین کی empowerment کے لئے اور خواتین کو اس ظلم و زیادتی کے نظام سے چھٹکارا دلانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! امید ہے آپ اسی بل پر ہی رہیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جیسے آپ کہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آج عورتوں کا دن ہے ہمیں بھی موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں ان کی بات سن لوں اس کے بعد آپ کو بھی موقع دے دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: سانوں اج پتا چلیا جے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ان کی amendment ہے ان کو بات کرنے دیں پوائنٹ آف آرڈر بعد میں ہو گا۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے مہربانی کی ٹائم دیا۔ خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے میں سب سے پہلے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk میاں صاحب! یہاں پر جتنی بھی معزز خواتین تشریف لائی ہیں میں اپنی اور پورے ایوان کی طرف سے انہیں یہاں پنجاب اسمبلی آمد پر welcome کہتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم پاکستان تحریک انصاف اور اس ایوان کی طرف سے اپنی ان تمام بہنوں کو جو یہاں تشریف لائی ہیں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے یہاں پر جو بل introduce کیا گیا ہے میں اس میں اپنے حوالے سے بھی چند گزارشات کرنا چاہوں گا اور ہم نے جو amendment propose کی ہے اس حوالے سے بھی بات کرنے کی جسارت کروں گا۔ گزارش ہے کہ اس صوبے کے اندر مسلم لیگ (ن) کی چھٹی بار حکومت ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: ساتویں باری بھی آئے گی۔

معزز ممبران حزب اختلاف: اب نہیں آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No , no, no cross talk میاں صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ تھوڑا سا حوصلہ کریں۔ میں ابھی تقریر کرتا ہوں یہ ذرا حوصلے سے سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسی پر بات کریں گے تو بہتر ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: آپ فکر نہ کریں میں اسی پر بات کروں گا۔ آپ پہلے ایوان تو in order کروا لیں۔ آپ مجھے بار بار کہتے جا رہے ہیں کہ اسی پر بات کریں، اسی پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسی پر رہیں گے تو انشاء اللہ ایوان بھی in order رہے گا۔ اگر آپ اسی پر رہیں گے تو میں ایوان کو in order کروں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ فکر نہ کریں آپ صرف ایوان in order کرائیں۔ انشاء اللہ پاکستان مسلم لیگ کو بڑی چیزوں کا خیال آئے گا ابھی انہیں یوتھ کا خیال آیا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف نے یوتھ کو اپنی طرف attract کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی ترمیم کی طرف آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: آپ فکر نہ کریں میں اسی طرف آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ اپنی ترمیم تک محدود رہیں گے تو میرے لئے بھی زیادہ بہتر ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ میں اسی طرف ہی آ رہا ہوں۔ یہ Bill کا حصہ ہے۔ میں کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کر رہا اس لئے آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔ گزارش یہ ہے کہ پاکستان تحریک انصاف نے Youth کی بات کی تو مسلم لیگ (ن) نے Youth کو اپنی طرف attract کرنے کے لئے جو بھونڈا مذاق پوری قوم کے ساتھ کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

میاں صاحب! آپ پھر کہتے ہیں کہ مجھے interrupt کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ حوصلہ رکھیں۔ ان سے کہیں کہ سچ سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں آج کے دن یہ باتیں آپ کو زیب نہیں دیتیں اس لئے ایسا نہ کریں۔ میں نے آپ کو floor دیا ہے تو آپ اپنی ترمیم کے حوالے سے بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اپنی بات نہیں کرنے دیتے تو پھر تقریر لکھ کر دے دیں میں وہی بول دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ آپ بات کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! Youth نے پاکستان کا بڑا نام روشن کیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گیلری میں میری خواتین بہنیں اور صحافی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں کہ سر کے ساتھ اخروٹ توڑنے سے پاکستان کا کتنا نام روشن ہوا ہے؟ بنیانیں سیدھی کون پہنے گا، الٹی کون پہنے گا، توے پر سب سے زیادہ روٹیاں کون لگائے گا، اُلٹا ہو کر کون ناچے گا اور سیدھا ہو کر کون ناچے گا؟ یہ نام پیدا کیا ہے۔ اس Youth Festival کے اُوپر عوام کے خون پسینے کی کمائی خرچ

ہوئی ہے اس لئے ہمیں بولنے کا حق ہے اور ہم اس بارے میں بات کریں گے۔ یہ عوام کے taxes سے حاصل ہونے والی کمائی ہے۔ یہ کسی حکمران کی کمائی نہیں ہے۔ گزارش یہ ہے کہ تمام چوراہوں کے اُوپر اپنے ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان کی تصاویر لگادی گئی ہیں۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ ایجنڈے کے اُوپر بولیں۔ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کی ترمیم خواتین کے Bill کے حوالے سے ہے جبکہ آپ Youth Festival کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ آپ اپنی ترمیم تک محدود رہیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ ان باتوں کے لئے آپ کو پھر موقع مل جائے گا۔ ابھی اجلاس چلے گا اس لئے اس وقت آپ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہی تو رونا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: آج خواتین کا عالمی دن ہے اور اس وقت خواتین کے حوالے سے Bill پر بات ہو رہی ہے جبکہ میاں اسلم اقبال Youth Festival کا رونا رو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں اور ان کو بات کرنے دیں۔ No cross talk please. Order in the House. محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں چند منٹوں میں اپنی بات کو سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔ حکومت نے خواتین کے حوالے سے یہ Bill introduce کرایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس Bill کو اسمبلی میں introduce کرانے سے گھر میں بیٹھی ہوئی، کھیتوں اور دفتروں میں کام کرنے والی خواتین کی زندگیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: آواز نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! انہیں بات کرنے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہمیں ان کی بات سنائی نہیں دے رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ان کی بات سنائی دے رہی ہے۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ No cross talk. جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ کھیتوں میں کام کرنے والی، مختلف دفاتر میں کام کرنے والی خواتین کی زندگیوں اور روزمرہ کے معاملات کے اُوپر اس Bill کے introduce کرانے سے کیا فرق پڑے گا؟ آپ نے خانہ پُری کرنے کے لئے حکومت کے زیر سایہ چلنے والی چند یونیورسٹیوں میں خواتین کی تعداد بڑھانے کا کہا ہے یعنی جہاں پر دو مرد ہیں وہاں ایک خاتون ڈال دی جائے یا جہاں پر تین مرد ہیں وہاں پر ایک خاتون شامل کر لی جائے۔ اس سے عام زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین کی صحت پر کیا اثر پڑے گا؟

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر انہیں خواتین کا اتنا خیال ہے تو پنجاب کے اندر جو بچیاں سکول نہیں جارہیں ان کا ذمہ دار کون ہے، کیا یہ خواتین نہیں ہیں اور یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ آج آپ اس طرح کے چند کام کر کے پورے معاشرے کے اندر اپنا نام پیدا کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس ایوان کا ماحول بہتر رہے۔ یہ ہماری بات سُنیں اور جب ان کی باری آئے تو ہم بھی ان کی بات سُنیں۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں اور خاص طور پر میاں محمد اسلم اقبال سے یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ اگر وہ پنجاب حکومت کی education policy discuss کرنا چاہتے ہیں تو ہم ایک پورا دن اس کے لئے مختص کر دیں گے۔ اُس دن وہ پنجاب کی education policy کو discuss کریں۔ وہ جہاں جہاں پر weakness identify کریں گے ہم ان کو درست کریں گے۔ اگر وہ پنجاب میں امن و امان کی صورتحال کی خرابی کو discuss کرنا چاہتے ہیں اور نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ اس سے پہلے بھی متعدد اجلاسوں میں امن و امان کے حوالے سے بحث رکھی گئی۔ اس اجلاس میں جس دن میاں صاحب یا قائد حزب اختلاف حکم کریں گے ہم اس پر بحث کر لیں گے اور اُس روز یہاں پر متعلقہ اداروں کے سربراہ بھی موجود ہوں گے۔ آج خواتین کا عالمی دن ہے اور ہم نے خواتین کے حوالے سے تقریباً چھیاسٹھ قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے یہ Bill پیش کیا ہے۔ میاں محمد اسلم اقبال فرما رہے ہیں کہ اس ترمیم کی وجہ سے چند خواتین کو فائدہ پہنچے گا۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اس Bill کے منظور ہونے سے 25992 خواتین کو اس صوبے کی decision making میں حصہ دار بنایا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا میری بات سُنے بغیر وزیر قانون صاحب جواب دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ان کی بات تو سُن لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ حوصلہ حوصلہ کرتے ہیں اب ذرا خود بھی حوصلہ کریں۔ اس Bill میں وہ کون سی خرابی ہے کہ جس کی وجہ سے انہوں نے یہ اپنی ترمیم دی ہے؟ یہ اپنی ترمیم پر بات کریں اور وہ وجہ اس ایوان کو سمجھائیں کہ اس Bill کو اخبارات میں 20۔ ستمبر 2013 تک کیوں مشتہر کیا جائے؟ (قہقہے) یہ اس کی وجہ بتائیں؟ باقی چیزیں تو irrelevant ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا صاحب کو بات کرنے کی کتنی جلدی ہے۔ ان میں حوصلہ نہیں ہے کہ کسی کی بات سُن لیں۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ ابھی اپوزیشن بات کر رہی ہو اور وزیر قانون جواب دینا شروع کر دیں، کیا پارلیمانی تاریخ میں کبھی آپ نے ایسا دیکھا ہے؟ آج رانا صاحب ہم سے بھی آگے دوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہاں معزز خواتین آئی ہوئی ہیں اس لئے میں آپ سے بارہا یہی کہہ رہا ہوں کہ اس ترمیم تک محدود رہ کر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: [***] میں اسی ترمیم پر ہی بات کر رہا ہوں، عورتوں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں اور آپ وہ بھی نہیں سننا چاہ رہے۔ کیا آپ خواتین کے حوالے سے بات نہیں سننا چاہتے؟

بابا اختر علی: جناب سپیکر! ان کو تو بات کرنے کی تمیز ہی نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں صاحب اپنے الفاظ واپس لیں۔ سپیکر کسی کا [***] نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس بات پر میاں صاحب کو معاف کرتا ہوں کہ وہ اپنی بات جلدی ختم کریں گے۔ میاں صاحب! میں آپ سے بارہا یہی کہہ رہا ہوں کہ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر اسی طرح کا ماحول رکھنا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ انشاء اللہ میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ جب قائد ایوان آئیں گے تو پھر میں بھی ان کی تقریر کے دوران کھڑا ہو کر بولوں گا اور مجھے کوئی روک کر دکھائے۔ یہ کوئی طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ Chair کو [***] کہہ کر مخاطب کریں گے تو پھر یہی کچھ ہو گا۔ کارروائی سے [****] الفاظ حذف کئے جائیں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ خواتین کے حوالے سے already جو legislation انہوں نے کی ہوئی ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ صوبہ میں کتنی بچیاں سکولوں میں نہیں جاتیں ان کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر! اگلی بات یہ ہے کہ دوران زچگی ہسپتالوں کے اندر انتظامات ناکافی ہونے کی وجہ سے جو عورتیں موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں اس صوبہ میں حکومت نے ان کے لئے کیا legislation کی ہے اور ان خواتین کے اوپر کون سا کام کیا ہے؟ زچگی کے دوران سب سے زیادہ اموات اس region کے اندر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر کوئی قرارداد لے آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!

"ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور"

اور

"اناں ونڈے ریوڑیاں بھوں بوں کے اپنیاں پانوں"

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اس بل کے اندر آپ نے کیا کرنا ہے، اس بل کے اندر آپ نے جو منظوری لینی ہے اس کے بعد جو لوگ حکومت کے منظور نظر ہوں گے ان کی ساری کھپت ہونی ہے۔ دیہاتوں میں کام کرنے والی اور عام دفتروں میں کام کرنے والی بے چاری خواتین کا اس بل سے کیا تعلق ہے؟ آج تیس سال بعد انہیں ہوش آگیا ہے کہ ہم خواتین کے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ کیا یہ پہلے سو رہے تھے اور کیا انہیں پہلے پتا نہیں تھا کہ اس صوبہ میں 52 فیصد خواتین رہتی ہیں؟ اس وقت انہیں ہوش نہیں آیا تھا۔ آج صرف چند خواتین کو دکھانے کے لئے کہ ہم خواتین کے حقوق کے بڑے علمبردار ہیں کہ آج ہم ترمیم لے کر آ رہے ہیں۔ رانا صاحب بھی صاف ستھرے کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ جناب ہم یہ کر رہے ہیں اور ہم وہ کر رہے ہیں۔ ان سے کچھ نہیں ہونا۔ "ایہہ سر نال صرف اخروٹ بھنن گے تے ذہین بچیاں دے مقدر اخروٹ ٹٹن وچ سارے رڑھ جان گئے۔" انہوں نے کچھ نہیں کرنا۔ انہوں نے صرف اور صرف اپنی تشہیر کرنی ہے۔ انہوں نے اخباروں میں بڑے بڑے اشتہار دینے ہیں۔ یہ پیسے تو عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے اور یہ ان کے پیسے نہیں ہیں بلکہ عوام کی کمائی ہے۔ یہ tax money ہے اور اس tax money کو روکا جائے جو یہ ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فیملی کورٹس کے اندر جو طلاق کے کیس پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کون سی ایسی legislation introduce کرائی ہے اور اس میں کوئی time period مقرر کیا ہے کہ خواتین کو relief مل جائے۔ ان کے کیس کا فیصلہ آتے آتے ان خواتین کے بالوں میں چاندی آ جاتی ہے اور یہ حقوق کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ انہیں حکومت کی چند یونیورسٹیاں مل گئی ہیں اور انہوں نے اس کے ساتھ جو سلوک کرنا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے بعد اگلی فہرست جب آئے گی تو دیکھئے گا اس کے اندر سوائے ان کی کوئی ووٹر یا سپورٹر ہو گی جن کو اس کے اندر accommodate کرنا ہے۔ اس سے کسی خاتون کے مالی حالات پر کوئی اثر نہیں پڑنا یہ جو مرضی بل لے آئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکمرانوں کو کہوں گا کہ خدارا اپنی ذاتی تشہیر کو چھوڑیں اور خواتین کے اصل حقوق کی طرف آئیں، انہیں ایجوکیشن دیں، ان کے علاج معالجہ کی طرف دیکھیں، انہیں معاشرے میں جس harassment کا سامنا ہے اس کی طرف دیکھیں اور اس پر legislation کریں۔ ان کے اوپر جو تیزاب پھینکا جاتا ہے اس کے اوپر قانون موجود ہے اور کتنے ایسے کیسز ہیں جو عدالتوں سے انصاف دلا کر لائے ہیں؟

جناب سپیکر! آج خواتین کا عالمی دن ہے اور اسمبلی کو ایک بائیس گریڈ کے افسر کے ذریعے یہاں پر قید و پابند کر دیا گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایسی باتیں نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کو یہاں پر حاضری لگانے کے لئے رکھا گیا ہے۔ وہ حاضری لگانے کے لئے باہر کھڑے ہیں otherwise روزانہ ہی یہاں پر اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے اور اس طرح تو کوئی یہاں آ کر نہیں بیٹھتا۔ آج صرف اور صرف ان خواتین کو دکھانے کے لئے کہ ہم پوری تعداد میں ہیں۔ یہاں پر تو کورم پورا نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس legislation پر بات کریں۔ اس کا کیا جواز ہے؟ آپ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ آپ کو یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو کورم پورا نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا message دے رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو کورم پورا نہیں کر سکتے یہ کیا legislation کریں گے؟ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ! میرا خیال ہے کہ آپ نے جو ترمیم دی ہے اسی پر رہیں گی تو زیادہ بہتر ہے، نہیں تو میں question put کروں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انشاء اللہ میں اسی ترمیم پر رہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ سے یہی امید کرتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج آپ کے توسط سے سب سے پہلے اس معزز ایوان میں دونوں اطراف میں بیٹھی ہوئی خواتین ممبران اور گیلری میں بیٹھی خواتین کو 8-مارچ کے حوالے سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ایک اور مبارکباد کی بھی مستحق ہیں کہ انہوں نے بہت سالوں کی کوشش کے بعد بالآخر پنجاب اسمبلی کے اندر Women Caucus کو بنایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس کو اس لئے خراج تحسین پیش کروں گی کہ یہ وہ کوشش ہے کہ اس کوشش میں ہم سمجھتے ہیں کہ جن قوانین، چیزوں اور issues پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں وہ کر سکیں گے۔ ہم seriously چاہتے ہیں کہ اس صوبہ کے اندر خاص طور پر پنجاب اسمبلی کے اندر خواتین کی بہبود کے لئے عملی طور پر اقدامات ہوں۔ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ Caucus بالخصوص اس کو focus کرے اور اس چیز کو make sure کرے کہ پنجاب اسمبلی کے floor پر آئندہ آنے والے سالوں کے اندر صوبہ پنجاب کی خواتین کے لئے بہتر اور اچھے قوانین بنائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ نہ صرف قوانین بنائے جائیں گے اور ان کو کاغذوں کی نذر کیا جائے گا بلکہ ہم کوشش کریں گے کہ ان قوانین کے اوپر صحیح طریقے سے عملدرآمد کرائیں۔ ان قوانین کی awareness اور فوائد ایک عام عورت کو کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ اس چیز کو ہم یقینی بنائیں گے تو ہم نے اس عہد اور سوچ کے ساتھ Women Caucus کی طرف پہلا قدم رکھا ہے۔ مجھے امید ہے کہ across the party line کا جو وعدہ ہے وہاں بیٹھی ہوئی میری تمام بہنیں اس وعدے کو یاد رکھیں گی اور ہمیں مل کر اس قانون سازی کو آگے لے کر چلنا ہے۔

جناب سپیکر! آج جو بل اسمبلی میں پیش ہوا ہے۔ اس کے حوالے سے اچھا تو یہ ہوتا کہ ہم تمام خواتین جو اس وقت اسمبلی میں ہیں ان کو پہلے اعتماد میں لے لیا جاتا، ان کو یہ بل پڑھا دیا جاتا اور اس کے

بعد یہ بل اسمبلی میں آتا تاکہ ہم یہاں بات کرتے اور اگر باہر بات کرتے تو ہمیں اس کا بخوبی علم ہوتا۔ اس پر آج ہمیں جو ترمیم دینی پڑی ہے کہ اس کی تشہیر کی جائے یا اس کو پہلے discuss کیا جائے تو شاید اس کی ضرورت بھی نہ پڑتی کیونکہ ہمارے علم میں ہوتا کہ اس کے کیا فوائد ہیں؟ یہ فوائد کس کس سطح تک اور کن کن خواتین یعنی ایک عام خاتون یا صرف وہ خواتین جو کچھ فیصد ہیں جو دفاتر میں جاتی ہیں یا ملازمتوں پر ہیں ان کو پہنچے گئے۔ میرے بھائی نے ابھی جو بات کی ہے اس کو تلخی کی طرف نہ لے کر جائیں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ کیا ہی اچھا ہو کہ پنجاب اسمبلی میں جب بھی کوئی قانون سازی ہونے لگے اس سے پہلے ممبران کو اعتماد میں لے لیا جائے تاکہ جب ہم بات کرنے کے لئے کھڑے ہوں تو کم از کم ہمارے منہ میں الفاظ نہ ڈالے جائیں اور ہمیں یہ کاغذ نہ پکڑا دیا جائے کہ یہ یہاں آکر پڑھ دو۔ ہمیں پتا ہو کہ ہمیں کس issue کی طرف جانا ہے اور اس پر کیا قانون بنانا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کی تفصیل ہم سب کو پتا ہونی چاہئے تاکہ ہم اس پر اچھا قانون بنا سکیں۔ آپ آج bulldoze کر کے اس بل کو بے شک پاس کرا لیں۔ ہمیں آئندہ آنے والے وقت میں اس پر یہ مشکل دوبارہ آئے گی کہ جب ہم کوئی بل لانے لگیں گے تو ہمیں اعتماد میں نہیں لیا جائے گا۔ ان خواتین کو پتا نہیں ہو گا کہ کون سا بل آ رہا ہے؟ یہ کہہ دیا جائے گا کہ بل پیش ہونے لگا ہے ہم سب حاضری پوری کر لیں۔ ہم یہاں عورتوں کی empowerment کی بات کر رہے ہیں۔ ہم آج پنجاب کی عورت کو empower کرنے کی طرف پہلا قدم اٹھانے جا رہے ہیں۔ میں آج آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب، ان کی ٹیم، یہاں جتنی خواتین موجود ہیں اور جو لوگ مجھے سن رہے ہیں ان سے کہوں گی کہ ہم آج اس floor سے اپنی role model قائدین خواتین جو گزری ہیں ان کو بھی سلام پیش کرنا چاہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ گزارش کروں گی کہ سب سے پہلے گھر سے شروعات ہوتی ہیں، پہلے اپنا گھر درست کیا جاتا ہے پھر کسی عام آدمی کو relief ملتا ہے۔ آپ کا گھر درست نہیں ہے، آپ کے گھر میں بیٹھی جو عورتیں ہیں جن کو آپ نے یہ ایوان دیا ہے، جن کو آپ نے نامزد کر کے ٹکٹ دے کر ان اسمبلیوں میں بھیجا ہے کیا اس عورت کا استحصال نہیں ہو رہا؟ وہ ایم پی ایز خواتین جن کو یہ کہہ کر ایک طرف کر دیا جاتا ہے کہ یہ reserve seats پر آئی ہیں۔ کیا ان کا پہلے right نہیں ہے کہ ان کو ڈویلپمنٹ فنڈز وہ برابری کی سطح پر دیئے جائیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو District Coordination Committees بنائی جاتی ہیں کیا ان عورتوں کا یہ right نہیں ہے کہ وہ ان کمیٹیوں میں مرد ایم پی ایز کے برابر بیٹھیں اور کیا ان کی نمائندگی اس میں ہے؟ جو کمیٹیاں بنی ہیں ہم نے ان کی فہرستیں دیکھی ہیں۔ آپ اپوزیشن کو تو چھوڑ دیں کیا حکومتی خواتین کو District Coordination Committees میں نمائندگی ملی ہے؟ نہیں ملی تو میں سمجھتی ہوں کہ پہلے آپ اپنا گھر تو درست کریں اس کے بعد ہم صوبہ پنجاب کی عورت کی بات کریں تو شاید لوگ ہمیں سنیں گے اور مانیں گے۔ اس سے دو سال پہلے جو package دیا گیا تھا اس پر کیا عملدرآمد ہوا اور آنے والے وقت میں آج یا کل جو package دیا جا رہا ہے اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی نیک نیتی مشکوک نہیں ہوگی؟ میرے جیسی اپوزیشن کی خاتون بھی کھڑی ہو کر اپنی حکومتی خواتین کا اس قانون سازی میں ساتھ دے گی کیونکہ مجھے یہ پتا ہوگا کہ میری بہنوں کا استحصال نہیں ہو رہا، ان کو ان کا حق مل رہا ہے اور پھر باہر جو بہنیں ہیں جن کے لئے میں یہاں آکر بیٹھی ہوں ان کا استحصال نہیں ہوگا۔ جب گھر میں استحصال بند ہوگا، جب اپنی بہنیں اور بیٹیاں جنہیں آپ نے ایوانوں میں بٹھایا ہے ان کا استحصال آپ سالہا سال سے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آج دوسری اسمبلی میں وزیر اعلیٰ پنجاب اس اسمبلی میں بیٹھ کر ہمارا استحصال کر رہے ہیں۔ ہمیں وہ درجہ اور مقام ملنا چاہئے جو ہمارا قانونی و آئینی حق ہے کہ ہم مرد ایم پی ایز کے برابر ہیں۔ آج تک ہمیں کبھی اس اسمبلی میں بیٹھ کر یہ محسوس نہیں ہوا اور ہمیں ہمیشہ یہ کہا گیا کہ ہم کیٹیگری 2 میں آتے ہیں اور ہم reserve seats پر آئی ہیں تو ایسا کیوں ہے؟ میرا آج اس ایوان سے یہ سوال ہے اور مجھے امید ہے کہ پہلے آپ اپنے گھر کو درست کریں گے اور پھر آپ قانون سازی کی طرف جائیں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں آپ کو بولنے کا موقع دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" اور "شیر ---اِک واری فیر" کی نعرہ بازی)

میں چیف منسٹر صاحب کو ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ! آپ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آج جو مہمان خواتین آئی ہوئی ہیں، جو خواتین حکومتی بنچوں پر بیٹھی ہیں، پارٹی لائن سے above ہو کر تمام خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس دن کے لئے جو آج ہم یہاں پر منا رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ خواتین کے لئے ایک دن مقرر کرنا کافی نہیں ہے۔ یہ خواتین وہ خواتین ہیں جو مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں، جن کی قربانیاں اتنی زیادہ ہیں کہ وہ شاید ہم گننے بیٹھیں تو ہمیں ساری زندگی لگ جائے تب بھی ہم ان کا حساب کر سکتے اور نہ ہی ہم ان کو اس کا اجر دے سکتے ہیں۔ یہ جو amendment ہم پیش کر رہے تھے آج اس پر بہت بات ہو گئی ہے کہ اس کی تشہیر کیوں ضروری ہے اس لئے کہ اس میں ہم سب کی رائے شامل ہوتی، اگر آپ ایک اچھا کام کرنے جا رہے ہیں تو کیوں نہ اس بل کو زبردست اور بہترین طریقے سے پیش کیا جائے تاکہ اس میں کوئی کمی یا گنجائش باقی نہ رہے۔ فائزہ صاحبہ نے comprehensive بات کر کے یہ بات complete کر دی ہے۔ میں آج صرف ایک بیٹی کا ذکر کرنا چاہوں گی وہ بیٹی جس کا نام ہم صرف election campaign میں اپنی خبریں بنانے اور ووٹ حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن آج کے دن اگر اس بیٹی کا نام نہ لیا جائے تو بہت زیادتی ہو گی اور وہ بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی ہے۔ ہم اس کے نام پر ووٹ تو لیتے ہیں وہ میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، جناب عمران خان اور جناب آصف علی زرداری کی بھی بہن ہے لیکن جب غیرت مند بھائیوں کی ایک بہن دشمنوں کے قبضے میں ہو اور اس کی آبرو ریزی ہو رہی ہو، وہ بدترین حالات کا شکار ہو، ایسے میں بھائیوں کو کیسے چین آ سکتا ہے؟ میری گزارش ہے کہ ہم نے اپنی election campaign میں جو نعرے بازی کی تھی۔ جس عورت کو ہم ایک نعرے کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور آج کے دن کا یہ بہترین تحفہ ہو گا کہ اگر حکومت وعدہ کرے کہ وہ عافیہ صدیقی کو پاکستان واپس لے کر آئے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر مراد راس صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تمام خواتین جو یہاں پر تشریف لائی ہیں ان کو International Women's Day پر مبارکباد دیتا ہوں۔ I wish them best of luck کیونکہ جس طرح کے اقدامات گورنمنٹ اٹھا رہی ہے ان کو luck کی بہت زیادہ ضرورت ہو گی۔ آج میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ attendance کتنی زبردست ہے کہ آج سے پہلے ہم نے کبھی

ایسی attendance نہیں دیکھی ۔ کل رات کا واقعہ ہے کہ کورم پورا نہیں تھا تو Bill پیش نہیں کیا گیا۔(ہمیں وقت نہیں ملا to prepare for this Bill)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آج کے ایجنڈے پر یہ بل رکھا گیا تھا تو اسی پر ہی رہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اسی پر ہی ہوں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ بہت اچھا لگ رہا ہے، I wish کہ ہر روز ایسی attendance ہو بہت اچھا لگے گا۔ بہت شکریہ۔ اس کے علاوہ باہر گارڈ بھی ضرور کھڑا کریں۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Women's Day تو منایا جا رہا ہے، یہ بہت اچھی بات ہے مگر on ground realities کیا ہیں؟ سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ ہم نے on ground realities دیکھنی ہیں کہ وہ کیا ہیں؟ Lady Health Workers کا احتجاج اسمبلی کے باہر اور پریس کلب کے باہر ہوا ہے۔ ابھی تک ان کے لئے کیا کیا گیا ہے؟ باقی چیزیں بھول جائیں۔ I am talking about the past few days only کہ کچھ پہلے دن جو ابھی گزرے ہیں، پچھلا ہفتہ اور اس سے پچھلا ہفتہ ان کے اندر جو چیزیں ہوئی ہیں ان کے لئے ابھی تک کیا کیا گیا ہے؟ کیونکہ جو بھی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں وہ ان کے لئے نہیں ہیں، وہ صرف selected لوگوں کے لئے ہیں۔ It's only for the selected people جو عام بندہ ہے اس کو کوئی relief نہیں ہے۔ اس Bill میں بھی آپ پڑھ لیں۔ Bill میں شاید لکھا بھی ہو implementation کوئی نہیں ہے۔ There is no implementation of any sort اس کے اندر آپ دیکھ لیں گے کہ 25ہزار عورتوں کا نام بھی ہے، وہ بھی میں آپ کو اپنی تقریر کے آخر میں بتادوں گا کہ percentage کیا بنتی ہے، جو کہ رانا صاحب کہہ رہے تھے کہ 25ہزار عورتوں کو ہم compensate کریں گے۔ حکومت پچھلے پانچ سال میں اور اب چھٹا سال بھی چل رہا ہے تو عورتوں کو نوکریاں دینے کے لئے گورنمنٹ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ عورتوں کو jobs available کرنے کے لئے، عورتوں کو کم از کم اس level پر لانے کے لئے کہ وہ جا کر interview دے سکیں اور نوکریاں حاصل کر سکیں اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ Education wise ابھی تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ We would like to know کہ آج اس چیز کا جواب دیا جائے پچھلے پانچ سال میں کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ ہمیں بھی پتا لگے کہ کس direction میں سب جا رہے ہیں؟ یہ جو 25ہزار خواتین کی باری باری بات ہو رہی ہے کہ 25ہزار خواتین کو compensate کیا جا رہا ہے۔ 25ہزار وہ ہوں گی جو کسی کی جاننے والی، کسی کی رشتے دار ہوں گی اور کوئی سفارش سے لگوا دے گا۔ پلیز عام بندے کی بات کریں، عام عورت کی بات کریں، عام بہن کی

بات کریں، عام ماں کی بات کریں،Not the selected people۔ میں ایک اور point جو ہماری اسمبلی میں ہے وہ آپ کو بتاتا ہوں جو ہماری بہنیں یہاں پر ایم پی ایز ہیں، جو حکومتی ایم پی ایز ہیں میں ان کا آپ کو بتاتا ہوں کہ ان کو جس طرح deal کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ جس طرح بیورو کریسی deal کرتی ہے، ان کے ساتھ جس طرح اس ایوان میں بات کی جاتی ہے، میں آپ کو بتا رہا ہوں، آپ کے سامنے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ ان کو کس چیز پر بولنے کی اجازت ہے، کس چیز پر بولنے کی اجازت نہیں ہے، ان کو بھی اس ایوان کے اندر آزادی نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یہ directions پر چلتی ہیں، جب انگلی کھڑی ہو تو تالی بجا دو، انگلی بیٹھ گئی تو تم بھی بیٹھ جاؤ، directions پر سب کچھ ہوتا ہے۔ اس ایوان کے اندر آزادی نہیں ہے، جتنی میری بہنیں حکومتی side پر بیٹھی ہوئی ہیں میں یہ بتا دوں کہ This is the fact this is not the story آپ نے بھی دیکھا ہے، میں نے بھی دیکھا ہے اور سب نے دیکھا ہے، جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی پتا ہے۔ میں ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں کہ عورتوں کو حقوق کے لئے ?Have you ever thought کہ صرف عورتوں کا حق ایک سہاگ رات ہے اور ایک wedding night ہے؟ یہ ایک یہ چیز ہے۔ کیونکہ ہم باقی جو چیزیں کر رہے ہیں ان پر implement تو ہم کچھ کر ہی نہیں رہے ہیں۔ ڈرامے بازی کر رہے ہیں۔ ڈرامے بازی بہت زیادہ ہے، show بہت زیادہ ہے۔ Show is on لیکن اس show کا فائدہ کسی کو بھی نہیں ہو رہا۔ 80 فیصد عورتیں جو rural areas میں رہتی ہیں اُن کے حالات جا کر دیکھیں کیونکہ جب وہ pregnancy میں جاتی ہیں تو اُن میں سے اگر کسی کو بھی تھوڑی سی serious problem ہو جائے تو پچانوے فیصد ان میں سے مر جاتی ہیں۔ آج ہم کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں؟

(اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے خیال سے سب سے ضروری چیز اس وقت یہ ہے کہ ہم جھوٹ بولنا بند کریں۔ جب تک ہم جھوٹ بولنا بند نہیں کریں گے تب تک کوئی چیز بھی ٹھیک نہیں ہو گی۔ آج ہمیں مل کر یہاں پر یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم عوام کے ساتھ جھوٹ بولنا بند کریں اور ڈرامہ بازی بند کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Bill پر بات کریں۔

DR MURAD RAAS: I am saying about Bill.

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you.

ڈاکٹر مراد راس: کیونکہ عورتوں کے ساتھ جھوٹ بولا جا رہا ہے، عورتوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے اور اُن کو ایک ڈرامہ دکھایا جا رہا ہے جس طرح کا آج یہ ڈرامہ ہے۔ اسمبلی میں کبھی اتنی attendance نہیں ہوئی لیکن آج منسٹر صاحبان کی سیٹوں پر بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کتنے tight ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ insult کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آج کسی کو بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اسی amendment پر آ جائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جھوٹ کی بات یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ زیادتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

باؤاختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تمام ممبران تشریف رکھیں۔ چنیوٹی صاحب! تشریف رکھیں۔ میں اُن سے بات کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں to the point بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟ آپ اسی amendment پر رہیں کیونکہ آپ to the point بات نہیں کر رہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آپ کو یہاں اپوزیشن کی عورتوں کا بتلا دوں کہ ہماری خواتین جو maximum and majority of the questions and دیتی ہیں questions یا Bill adjournment motions کو dismiss کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں یہاں پر آپ کی correction کر دوں کہ تمام questions میرے پاس آتے ہیں اور ایک ایک question کو میں خود پڑھ کر اس پر sign کرتا ہوں لہذا یہ بات

آپ کی بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ جتنے بھی questions میرے پاس آتے ہیں میں ایک بھی question کسی کا reject نہیں کرتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر مراد راس: بالکل ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا ایک question بھی reject نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کدھر جاتے ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ان کے یہ غیر مہذب الفاظ ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ان کی باتیں فضول ہیں۔ ان کو آپ حذف کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ سوالات جاتے کدھر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جو بھی questions آتے ہیں ان کو اسمبلی سیکرٹریٹ بھیجتا ہے اور جو بھی question اسمبلی سے متعلقہ ہوتا ہے وہ انشاء اللہ آتا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا amendment سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پلیز amendment پر بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ اور بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے امید ہے کہ آپ amendment پر ہی بات کریں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! صرف دو منٹ کی بات ہے۔ میں اپنے حلقہ گلبرگ کی بات کرتا ہوں۔ گلبرگ بڑی زبردست اور top کی جگہ ہے لیکن میں آپ کو بتادوں کہ میں وہاں پر لڑکیوں کے گورنمنٹ ہائی سکول گیا ہوں، اس کے علاوہ مزید دو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گیا ہوں جن کی تصویریں میرے اس فون کے اندر ہیں کہ ایک ہی کلاس کے اندر آدھی بچیاں زمین پر بیٹھی ہوئی ہیں اور آدھی بچیاں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو بچیاں زمین پر بیٹھی ہوئی ہیں اور جو کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں اُن میں فرق کیا ہے اور اُن کا کیا قصور ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ وہاں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گنگا آئس فیکٹری کو جاکر دیکھیں کہ اس کا کیا حال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اسی amendment پر بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں amendment پر ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سکول کا جو climax ہے انہی بچیوں کے کلاس روم کی کھڑکیوں سے پرائیویٹ سکول نظر آ رہا ہے جنہوں نے Astroturf بچھائی ہوئی ہے اور وہ والی بال کھیل رہے تھے جبکہ ان کے پاس بیٹھنے کے لئے کرسیاں ہی نہیں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اتنی زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ میں آپ کو لاہور شہر کے نمبر ایک علاقہ گلبرگ کے بارے میں بتا رہا ہوں اور انہی چیزوں پر بڑی باتیں آج ہو سکتی ہیں۔ آج ہم پچیس ہزار عورتوں کو credit دینے جا رہے ہیں یہ بڑی اچھی بات ہے مگر hopefully یہ میرٹ پر فیصلے ہوں گے۔ صرف میرٹ پر فیصلے ہونے ضروری ہیں لیکن پھر سے یہ نہ ہو کہ کسی کی چاچی، کسی کی پھوپھی، کسی کی بہن یا کسی کی کچھ لگتی ہو kindly یہ نہ کیجئے گا اور for God sake ہم اس دفعہ صرف میرٹ پر فیصلہ کریں۔ آخری چیز جو یہ پچیس ہزار عورتوں کا کہہ رہے ہیں میں اس حوالے سے ذرا ratio بتا دوں جو بہت ضروری ہے۔ یہ ratio صرف 0.00048 percent of the women of the Punjab بنتی ہے جن کو ہم اس Bill کے ذریعے empower کرنے جا رہے ہیں مگر ہم ذرا عام لوگوں کا سوچیں۔ اگر ہم نے عام لوگوں کا نہ سوچا تو اسی عوام اور انہی عورتوں نے ہمارے گریبان پکڑ لینے ہیں لہذا ہم عوام کے ساتھ سچ بولیں، اُن کو relief دیں اور actual relief دیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ نے اس پر بات کرنی ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بالکل اس پر بات کرنی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں نے بھی بات کرنی ہے اور بہت سارے لوگوں نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، سب نے بات کرنی ہے تو آپ لوگ فیصلہ کر لیں۔ عباسی صاحب! بہت سے لوگوں نے بات کرنی ہے۔ چونکہ یہ خواتین کے حوالے سے ہی Bill ہے تو میرے خیال میں ہم تین منٹ طے کر لیتے ہیں اور ایک time limit مقرر کر دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جنہوں نے amendment دی ہوئی ہے وہ تو بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سب نے بات کرنی ہے اور اُدھر سے بھی بات کرنی ہے تو اس پر تین منٹ مقرر کر دیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم کوشش کریں گے کہ فضول بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اُدھر سے بھی بات کرنی ہے۔ Rules of Procedure میں Rule 207 ہے۔ عباسی صاحب! آپ اس پر صرف تین منٹ بات کریں اور تین منٹ مقرر کر دیں۔ ان کے بعد چیمہ صاحب اور پھر سردار صاحب بات کریں گے۔ میں یہی امید کرتا ہوں کہ اسی amendment سے ہی relevant رہیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں انشاء اللہ تعالیٰ amendment پر ہی بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی ہو گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! حکومتی جماعت کا بھی شکریہ کہ اِن کو خواتین کا خیال تو آیا چاہے آٹھ مارچ کے حوالے سے ہی سہی۔ آج کم از کم اس ایوان میں پچھلے آٹھ نو مہینے کے بعد خواتین کے مسائل پر اور ان کی بہتری کے لئے ایک Bill پیش کیا گیا ہے۔ ہماری اس میں amendment یہ ہے کہ یہ Bill مشتہر کیا جائے اور عام لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ جن کے مسائل کے حل کے لئے یہ Bill پیش کیا جا رہا ہے اُن کو پتا ہو کہ ہمارے کیا کیا قانونی حقوق ہیں اور ہمارے لئے کیا قانون سازی ہو رہی ہے؟ ہمارے پاکستان کی آبادی میں 52 فیصد خواتین ہیں جن میں سے اسّی فیصد خواتین دیہاتوں میں رہتی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ Bill مشتہر کیا جائے۔ میری وہ ماں، بہن اور بیٹی جو دُور دراز دیہاتوں میں رہتی ہیں وہ صبح اٹھ کر کھیتوں میں جاتی ہیں اور شام کو واپس آتی ہیں تو ان کے گھر میں بچوں کے لئے روٹی نہیں ہوتی اس لئے اُن کو پتا ہونا چاہئے کہ اس معاشرے میں ہمارا کیا حق ہے؟ میری اس بیٹی اور بہن کو پتا ہونا چاہئے جس پر تیزاب پھینک دیا جاتا ہے اور اس کو ونی کر دیا جاتا ہے اُس کو پتا ہونا چاہئے کہ میرے

حقوق کیا ہیں؟ ہم اس لئے چاہتے ہیں کہ یہ Billآپ مشتہر کریں کیونکہ صبح ہماری مائیں، بہنیں یا بیٹیاں گھروں سے دفتر کے لئے، یونیورسٹی کے لئے اور کالج کے لئے باہر نکلتی ہیں تو اُن کو گھر سے نکلنے سے سڑکوں یا بس سٹاپ پر ان کے ساتھ جو رویہ اپنایا جاتا ہے اُن کو پتا ہونا چاہئے کہ اگر ہمارے ساتھ یہ رویہ روا رکھا گیا تو ہمارے لئے کیا قانون سازی ہوئی ہے اور ہم اپنا حق کس طرح حاصل کر سکتی ہیں؟ اس حکومت کا خواتین کے ساتھ رویہ ہمیں کچھ دن پہلے مال روڈ پر نظر آ گیا تھا کہ خواتین کے ساتھ ان کی کتنی ہمدردی ہے اور خواتین کے گھر کا یہ کتنا خیال رکھتے ہیں؟ اُس وقت جب پولیس والے میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں پر ڈنڈے برسا رہے تھے اُس وقت سارے قانون موجود تھے لیکن کوئی قانون جا کر اُن میری بہنوں، ماؤں اور بیٹیوں کی حفاظت نہیں کر سکا اور کوئی قانون ان کو پولیس کے ظلم سے نہیں بچا سکا۔ قانون تو بہت ہیں مگر آپ کا روّیہ اور آپ کا قول وفعل imagine کرتا ہے کہ آپ کتنی ایمانداری سے ان خواتین کو جو ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں ان کی protection کرنا چاہتے ہیں۔ اگر واقعی آپ انہیں حقوق دینا چاہتے ہیں تو مال روڈ پر ان کے ساتھ یہ ظلم نہ ہوتا۔ مال روڈ کے اوپر پورے پنجاب نے دیکھا ہے کہ ان خواتین کے ساتھ پولیس نے کیا کیا؟ ہمارے قائد ایوان بیٹھے ہیں تو انہوں نے ان پولیس والوں کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے جنہوں نے ان کے دوپٹے کھینچے؟ قانون بنانے کی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ کا ٹائم پورا ہو گیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہماری 52 فیصد خواتین کو پتا ہونا چاہئے کہ جو 66 ترامیم کرنے ہم جا رہے ہیں، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں میرے دس بھائی اٹھ کر یہ بتا دیں یا ان کے نام گنوا دیں تو ہمیں کوئی پتا نہیں کہ کیا کرنے جا رہے ہیں۔ قانون کہیں اور بنتے ہیں اور ترامیم کہیں اور ہوتی ہیں لیکن کسی ممبر کو یہ پتا نہیں ہے کہ یہ قانون ہے کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بس بہت ہو گئی اور آپ کا ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بس میں ختم کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، عباسی صاحب! بہت ٹائم ہو گیا ہے کیونکہ باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! آپ تین منٹ میں اسی ترمیم سے متعلق اپنی بات مکمل کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے حکومت نے خواتین کی empowerment کے لئے بل اسمبلی میں introduce کروایا ہے تو اس حوالے سے یقیناً یہ ایک اچھا قدم ہے کہ خواتین کو empowerment کرنے کے لئے عملی کام کیا جائے۔ ہم اس بل سے متعلق یہ ترمیم لائے ہیں کہ اس بل کی 20۔ستمبر 2014 تک circulation کی جائے تاکہ عام خواتین بھی دیکھ سکیں کہ کیا ان کے حقوق ہیں اور جو خواتین دیہاتوں میں بیٹھی ہیں، جن کے ساتھ زیادتیاں ہوتی ہیں، وہ خواتین اخبارات کے ذریعے دیکھ سکیں کہ اس بل میں ان کے حقوق کے لئے کیا بات کی گئی ہے۔ اس بل میں 66 ترامیم کے حوالے سے بات کی گئی ہے جن میں کچھ یونیورسٹیاں، کچھ نیم سرکاری ادارے کچھ ایسی کارپوریشنز ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی ترامیم کرکے خواتین کی تعداد جو پہلے ایک یا دو تھی انہیں بڑھانے کے علاوہ اس میں کوئی ایسی پیشرفت یا ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ جس پر یہ کہا جاسکے کہ آج خواتین کے حقوق کے حوالے سے جو دن ہے، اس دن میں خواتین کی empowerment کے لئے حکومت اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اس حوالے سے میری گزارش ہوگی کہ اس بل کو اخبارات میں مشتہر کیا جائے تاکہ ان این جی اوز سے، ان اداروں سے، ان خواتین سے جو خواتین اس حوالے سے کام کرتی ہیں، ہماری ممبران اسمبلی ہیں، ان سے out put لی جائے جس کے نتیجے میں ہم اس بل کو ایسے اچھے طریقے سے لائیں جس میں حکومتی اور اپوزیشن کی بھرپور نمائندگی ہو جس سے یہ نظر آئے کہ یہ بل پنجاب کا مکمل اور متفقہ بل ہے نہ کہ یہ نظر آئے کہ اس پر کسی کو اعتراض ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے 2002 میں ہماری یعنی چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی حکومت تھی جس دوران کچھ اقدامات ہوئے۔ آج جو وزیر صاحبہ جس وزارت کے حوالے سے بات کر رہی ہیں تو یہ وزارت بھی انہی کے دور میں بنائی گئی تھی۔ اس دور میں ان کا جو وژن تھا، اس میں انہوں نے gender reforms action programme عورتوں کے لئے شروع کیا جو کہ 6.8 ملین روپے کا تھا جس میں خواتین کو ہنر مند اور گھریلو خواتین کی عزت اور قتل کے حوالے سے اور خواتین کے معاملات کو protect کرنا ضروری تھا۔ میں یہ چیزیں اخبارات میں اس لئے چاہ رہا ہوں تاکہ خواتین کے یہ جو معاملات ہیں جن میں ان پر گھریلو تشدد، عزت کے نام پر قتل کیا جاتا ہے، اس سلسلے کی بھی آج projection ہونی چاہئے لیکن مجھے اس بل میں یہ projection نظر نہیں آرہی اور نہ ہی نظر آرہا ہے کہ یہ معاملہ آگے چلا ہے۔ غیر رسمی تعلیمی اداروں میں خواتین کو جو سند دی جاتی تھی، share دیا جاتا تھا،

انہیں ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں ہنر سکھائے جاتے تھے اور بلا سود قرضے دیئے جاتے تھے تو میں چاہوں گا کہ ایسے اداروں اور ایسے سلسلے کو بھی اس میں introduce کیا جاتا۔

جناب سپیکر! یہی وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے باہر کی خواتین کو خاص طور پر جیلوں میں rehabilitation ہوتی تو وہ بہتر تھا کیونکہ خواتین کے حوالے سے اور وومن ڈویلپمنٹ کی وزارت میں کام کرنے کے لئے خواتین کو full empowerment دی جاتی۔ بچوں کی تعلیم کے لئے ماہانہ وظائف دیئے جاتے۔ یہ وہ چیزیں تھیں جو کہ حقیقت میں ہونی چاہئیں تھیں۔ یہاں پر خواتین کو 33 فیصد نمائندگی بھی اسی دور میں ملی یعنی 2002 کے دور میں، ہی یہاں پر بیٹھی ہوئی خواتین کو یہ حق دیا گیا اور یہ اسی دور کا کارنامہ ہے کہ آج خواتین ان اسمبلیوں میں بیٹھی ہیں۔

جناب سپیکر! دکھ اس بات کا ہے کہ لوکل گورنمنٹ بل جو پاس کیا گیا اس میں خواتین کی نمائندگی 33 فیصد نہیں بلکہ وہ کم کر دی گئی اور مجھے یاد ہے کہ ہمارے دور میں راولپنڈی میں خواتین کی پہلی یونیورسٹی کا قیام بھی عمل میں آیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! بہت شکریہ۔ جناب سبطین خان صاحب!

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! پہلے تو Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 اس میں جتنی ترامیم بھی ہیں بالکل ہم ان کی تائید کرتے ہیں بلکہ ان ترامیم سے بڑھ کر ہم کچھ مزید women empowerment کے لئے جو تجاویز دینا چاہتے تھے اور جو ہماری تجویز تھی کہ اس بل کو پبلک میں publish کیا جائے for the public کیونکہ ہمارا یہ view point تھا کہ اس میں different جو سوسائٹیز ہیں، جو سول سوسائٹی ہے، جو خواتین کی اور جتنی بھی اس طرح کی این جی اوز ہیں، ان کا بھی in put آئے تاکہ ہم اسے بھی شامل کریں۔ اس میں 66 ترامیم جو ہیں، اس میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں، پی ٹی آئی پہلے دن سے یہی چاہتی ہے، women empowerment پر ہم یقین رکھتے ہیں، ہماری اکثریتی آبادی تقریباً 52 یا 53 فیصد they are represented by the women community, so we strongly اس کو ہم تسلیم کرتے ہیں اور ہم مانتے ہیں but the problem is this کہ ہم اسے publish اس لئے کروانا چاہتے تھے کہ جس طرح لوکل گورنمنٹ کا haphazardly اس بل کو یہاں سے ہم نے approve کیا اور delimitations پر جا کر ہماری عدلیہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے روک دیا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسے بھی جلد بازی میں bulldoze نہ کیا جائے بلکہ اپوزیشن کو اعتماد میں لیا جائے اور

اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ ہمارے حکومتی بنچوں والے بھی ووٹ لے کر آئے اور ہم بھی ووٹ لے کر آئے ہیں۔اس میں میری دو چار تجاویز ہیں اس لئے ہم چاہتے تھے کہ اس بل کو publish کیا جائے۔

جناب سپیکر! اگر دیکھیں کہ اس میں دو classes کی verification ہو رہی ہے جن میں ایک urban class اور ایک rural class جو urban class ہے جو ہماری خواتین ہیں تو اس میں 66 ترامیم سے ان میں بہتری آئے گی لیکن جو ہماری simple class ہے جو ہماری rural class ہے، جو ہماری backward class ہے اور جو ہماری un educated women ہیں،ان کے متعلق میری یہ گزارش ہو گی کہ ہر پولیٹیکل پارٹی کو on the floor of the House ہم ایک دوسرے کو قائل کریں، ایک دوسرے کو convince کریں اور ایک settled کوٹا رکھیں۔ یہ نہیں کہ پولیٹیکل پارٹیوں کی طرف سے کوئی پابندی تو نہیں ہے۔ ہمیں بھی پتا ہے، چاہے وہ پی ٹی آئی ہو، چاہے وہ مسلم لیگ (ن) ہو، چاہے مولانا فضل الرحمٰن ہوں، ہر پولیٹیکل پارٹی میں سے جو خواتین ہیں وہ الیکشن لڑ سکتی ہیں لیکن نہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ صرف ایک آدھ منٹ چاہوں گا۔ میں یہ چاہوں گا کہ ہم پولیٹیکل پارٹیاں اپنے آپ کو پابند کریں، ہم اس کو limit کریں کہ اتنے فیصد ٹکٹ عورتوں کو دیں گے اور خواتین براہ راست الیکشن لڑ کر آئیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارا ایک بہت بڑا domestic violence کا issue جو ہمارے backward areas میں ہوتا ہے۔ دوسرے نمبر پر ہم یہ چاہتے ہیں اور اگر ہم سے مشورہ کیا جاتا کہ 18 سال سے کم عمر کی بچی کو نکاح کی اجازت نہیں ہونی چاہئے اور اگر وہ اپنی immaturity کی وجہ سے نکاح کر بھی لیتی ہے اور وہ عدالت میں چلی جاتی ہے تو عدالت کو فوری طور پر case turn down کر دینا چاہئے till she is mature بلکہ جو مرد ممبر ہے یا اس کی فیملی کے جو ممبر ہیں، ان کو واقعی سزا دینی چاہئے تاکہ اس چیز کی ہم حوصلہ شکنی کریں تاکہ 10/12 اور 14/15 سال کی بچیوں کا civil marriages کی طرف رجحان ختم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! جلدی سے اسے مکمل کریں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! آپ شروع میں ہی پانچ منٹ یا دس منٹ رکھ لیتے تو بہتر تھا کیونکہ پہلے آپ نے کھلا ٹائم دے دیا اور جب ہماری باری آئی ہے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب!آپ کی طرف سے سب نے بات کرنی ہے اور پہلے مجھے نہیں بتایا کہ انہوں نے بات کرنی ہے اس لئے اب ٹائم مختصر کیا گیا ہے۔

جناب محمد سبطین خان: آخر میں یہ کہوں گا کہ خلع جو کہ اہم issueہے اور اگر آج یہ wind up نہیں ہو گا تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ کل آپ اتوار کو بھی سیشن کر لیں اور اسے بے شک نبھائیں۔ انشاء اللہ ہم اس پر پوری طرح سے بات کریں گے۔آخر میں مزید یہ بھی کہنا چاہوں گا خلع کا حق جو ہے، ہمیں بھی پتا ہے اور آپ سب کو بھی پتا ہے کہ نکاح نامے میں موجود ہے لیکن میری یہ رائے ہو گی کہ جو نکاح نامے کی true spirit ہے اس پر سو فیصد عملدرآمد ہونا چاہئے۔ خلع کے لئے جو خواتین عدالتوں میں جاتی ہیں اور تین تین اور چار چار مہینے وکیل کرو، دیہاتی خواتین کے اتنے sourcesاور resourcesنہیں ہوتے تو خلع جو ہے اسے بھی مصالحتی کمیٹیوں میں settle کیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد سبطین خان: خواتین کو عدالتوں میں نہ جانے دیا جائے۔آخر میں یہ کہوں گا کہ ہماری مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح جب الیکشن میں آئی تھیں تو تب بھی دھاندلی کے ذریعے انہیں ہرایا گیا تھا۔اب میں چاہتا ہوں کہ ان true spiritہم جو خواتین کے لئے یہاں on the floor of the House commitmentکر رہے ہیں اور جو وعدے وعید کر رہے ہیں تو میں انشاء اللہ توقع کرتا ہوں کہ اگلے سال جب عالمی یوم خواتین آئے گا تو اس میں سے at least 80فیصد پر عملدرآمد ہو چکا ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ، سب سے پہلے تو میری جو بہنیں یہاں تشریف لے کر آئی ہیں اور ہمارا جو آج Women Dayمنایا جا رہا ہےall over the worldاُس پر میں اپنی بہنوں کو پہلے welcomeکروں گی اور پھر مبارکباد دوں گی آج ہم عورتوں کے لئے بات کی جا رہی ہے تو بل میں بھی اسی سلسلے میں آج میں نے amendmentدی ہے اُس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم عورتوں کو اتنی importanceدی جائے ہمیں بھی پتا ہو، چلیں ہم تو ایوان میں بیٹھی ہوئی ہیں ہم تو پھر بھی کہیں نہ کہیں سے یہ پتا چلا لیتی ہیں لیکن عام عورتوں کے لئے یہ مشتہر کرنا بہت ضروری ہے تاکہ عورتوں کو کم از کم یہ پتا ہو کہ اُن کے لئے کیا ہونے جا رہا ہے۔ ہمارے مذہب نے آج سے 14 سو سال پہلے وہ حقوق ہم

عورتوں کو دیئے جو کہ مغربی ممالک کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور آج latest وہ حقوق اپنے لئے لینے میں کامیاب ہوئی ہیں تو جو حقوق ہمیں آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے دین اسلام نے دیئے تھے ہم کیوں اُن کو implement نہیں کر سکتے۔ ہم بل تو پاس کرتے ہیں ہم Women's Day بھی آج منا رہے ہیں، ہم تقریریں بھی کریں گے اور چلے جائیں گے لیکن وہ ان پر implementation نہیں ہو سکے گا جو آسیہ جیسی عورتیں اور بے شمار اُن جیسی عورتوں کی میں مثالیں دے سکتی ہوں اُن کی آبرو لوٹی جائے گی، Bill pass ہوں گے اُن پر action کوئی نہیں ہوگا۔ مجھے یہ بتائیے کہ اگر یہاں پر صرف Bill ہی pass ہونے ہیں implementation نہیں ہونی تو کیا فائدہ ان باتوں کا؟ ہم عورتوں کے لئے اول تو کوئی بات ہی نہیں کرتا اگر خوش قسمتی سے آج ہمارا دن منایا جا رہا ہے اور خوش قسمتی سے ہمارے لئے آج موقع آیا ہے کہ عورتوں کے مسائل پر بات کی جائے اور ہمارے لئے یہاں اسمبلی میں بھی بات کی جائے اور قانون پاس ہوں تو قانون ایسے پاس ہونے چاہئیں جن پر implement بھی ہو میں اپنی بہنوں کے لئے جو آج یہاں آئی ہوئی ہیں ماشاء اللہ سے ساری educated ہیں اور different شعبوں سے ہیں کوئی ٹیچر بھی ہوں گی۔ World Economic Furm کی اور UN کی بھی report ہے کہ ہم gender equality میں 140 میں سے 135 ویں نمبر پر ہیں، ہم کیسی باتیں کرتے ہیں، اسلام نے تو ہمیں بہت سے حقوق دیئے ہوئے ہیں۔ ہمارا قانون بھی ہمیں حقوق دیتا ہے لیکن ہمارے حقوق تو دیکھیں۔ عورتیں "ونی" بھی ہو رہی ہیں اور عورتیں جل کر بھی مر رہی ہیں، عورتیں ہر قسم کے مظالم کا شکار ہو رہی ہیں جیسا کہ میری بہن نے بات کی، میری باقی بہنوں نے بھی بات کی اور میرے بھائیوں نے بھی بات کی۔ یہاں اس ایوان میں discrimination ہے وزیر اعلیٰ صاحب آج خوش قسمتی سے ہمارے درمیان ہیں ہم اپنی آواز پہنچانا چاہیں گی، ہمارے ساتھ discrimination نہ کی جائے۔ وہ کہتے ہیں ناں آپ جانور کو بھی ماریں تو آخر وہ بھی بدک جاتا ہے ہم تو انسان ہیں۔ میری وزیر اعلیٰ صاحب سے request ہے غور کیجئے گا اس بات پر کہ ہم عورتیں بھی empower ہوں گی تو آپ لوگ empower ہوں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نے بات کرنی ہے؟۔۔۔ تین منٹ بات کریں۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ شُنیلارُوت: شروع خداوند یسوع مسیح کے نام جو نہایت ہی رحیم ہے اور مہربان ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ آج ہم Women Day کو observe کر رہے ہیں ہم اس کو مناتے نہیں ہیں please اس بات کو نوٹ کیا جائے کہ ہم Women's Day کو مناتے نہیں ہیں ہم اس کو observe کرتے ہیں اور ہم اُن خواتین کی، اُن بہنوں کی یاد میں آج اس دن کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے بہت محنت کی جدوجہد کی اور آج ہمیں اس نہج پر لاکر کھڑا کر دیا ہم اُن خواتین کے لئے آج عہد کرتے ہیں اور میں یہ چاہوں گی کہ آج اس ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے تمام بھائی بہنیں بات تو کریں گی لیکن آج میں نے اس لئے اپنے بھائیوں کو موقع دیا کہ ہم اُن سے بھی سننا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے کیا جذبات اور خیالات رکھتے ہیں۔ اسی طرح سے میں treasury benches پر بیٹھے ہوئے بھائیوں سے بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج عہد کرنے کا دن ہے، آج وعدے کا دن ہے، آج وعدہ کرنے کا دن ہے کہ آپ اپنی بہنوں کے ساتھ اپنی ماؤں کے ساتھ اپنی بیٹیوں کے ساتھ یہ وعدہ کریں کہ اپنے گھر میں اُن کو وہ حق دیں گے، وہ عزت دیں گے اور وہ جگہ دیں گے جس کی وہ مستحق ہیں یہ جو law ہم آج بنانے جا رہے ہیں یہ Bill جو آج lay ہوا ہے، میں سمجھتی ہوں یہ ایک اچھا قدم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ کیا ہی اچھا ہوتا، کیا ہی خوبصورت بات ہوتی کہ ہم ناچیز خواتین اور ہمارے وہ مرد بھائی جو اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہیں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیا جاتا آخر ہم بھی عورتوں کی empowerment کی بات کرتے ہیں۔ خدارا میری وہ بہنیں جو اوپر گیلری میں بیٹھی ہوئی ہیں میں انہیں کہنا چاہتی ہوں کہ میں بھی آپ میں سے ہی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تحریک انصاف آج اس عورت کے ساتھ کھڑی ہے اور اس بیٹی کے ساتھ کھڑی ہے، اس ماں کے ساتھ کھڑی ہے جو پانچ کروڑ عوام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم چند privileged خواتین کے لئے تو یہ Bill لے کر آ گئے ہیں لیکن ہم نے ان بہنوں کے لئے، ان ماؤں، بیٹیوں کے لئے سوچا ہی نہیں جو گلی نالی cross کر کے ہی نہیں آ سکتیں۔ جن کے رشتے نہیں آتے اور جن کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ اگر آج Domestic Violence کا Bill پیش ہوتا تو پھر میں سمجھتی کہ ہم پانچ کروڑ عورتوں کی بات کر رہے ہیں۔ آج ہم ایک مخصوص طبقے کی بات کرنے جا رہے ہیں۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرتی کیونکہ یہ ایک اچھی بات ہے لیکن کیا ہم نے سوچا کہ Domestic Violence Bill ابھی تک پاس نہیں ہوا، وہ ابھی تک ہماری میزوں کی زینت بنا بیٹھا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہماری حکومتوں نے اسمبلی میں خواتین کرنے بہت سے Bill پاس کئے ہیں جیسے Women Protection Bill, Women Anti Practices Bill پاس ہوا اور کمیشن بن گیا یہ سب کچھ ہو گیا لیکن ان پر عملدرآمد صفر ہے، صفر۔ ان پر آج تک کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ کتنے harassment کے Bill رپورٹ ہوئے ہیں؟ ہمیں بتایا جائے کہ اس سے کتنی خواتین کو ریلیف ملا ہے، کتنی عورتوں کو اس Bill کی وجہ سے فائدہ ہوا ہے؟ ہمیں اپنے رویوں کو بدلنا ہوگا، ہمیں اپنے attitudes کو بدلنا ہوگا۔ میرے وہ بھائی جو اس ایوان میں بیٹھے ہیں جب تک وہ اپنے روّیوں کو نہیں بدلیں گے۔اس وقت تک ہم اس پاکستان میں تبدیلی نہیں لا سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے صرف دو منٹ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! پلیز، میں آپ کو next time دس منٹ بولنے کا موقع دے دوں گا لیکن ابھی لاء منسٹر کی بات سن لیں، مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس Bill میں amendment دے کر بحث میں حصہ لیا اور اظہار خیال کیا۔ میں ان کی اس خوبی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے اپنی تمام تر تقاریر میں اس بات کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا کہ ایک تو انہوں نے اس Bill کو touch نہیں کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس Bill میں کون کون سی amendments ہو رہی ہیں اور ان amendments سے خواتین کی empowerment میں کیا کیا فائدہ پہنچے گا۔ اسی طرح انہوں نے تمام مہارت سے جو amendment دی تھی اس پر بھی انہوں نے کوئی اظہار خیال نہیں کیا کہ اس Bill کو مشتہر کر کے 20۔ ستمبر 2013 کب آئے گا کہ جب ہم اس کو دوبارہ اس ایوان میں لا کر legislate کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ خواتین کی empowerment کے حوالے سے میرے اپوزیشن کے بھائیوں نے شاید وہی بات کی ہے جو بقول شاعر کہ "اس نے وعدہ کیا ہے پانچویں دن کا" کسی سے سن رکھا ہو گا کہ "دنیا چار دن کی ہے" (قہقہے)

جناب سپیکر! تمام تر گفتگو یہ ہوئی ہے کہ کچھ نہیں ہو گا، کچھ نہیں کیا جائے گا، یہ بالکل دھوکا ہے، یہ بالکل show ہے اور یہ بالکل اشتہارات ہیں۔ یعنی ان کی ہر بات مایوسی کی طرف تھی۔ یہ وہ forces ہیں جنہوں نے ہمیشہ خواتین کو اپنے حقوق کی جدوجہد کرنے کے لئے اسی طرح روکنے کی کوشش کی ہے۔ جب اس معاشرے میں چند خواتین، آج بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس سے چند خواتین کو فائدہ پہنچے گا۔ ان کے لئے پچیس ہزار خواتین چند خواتین ہیں۔ یعنی جب واقعی اُس وقت ملک میں طالبات نے یہ سنا کہ سائے گہرے ہیں جو آج بھی بعض جگہوں پر ہیں تو اُس وقت چند خواتین نے ہی اس ملک میں، اس معاشرے میں خواتین کی آزادی اور empowerment کے لئے جدوجہد شروع کی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس وقت بھی یہی کہا گیا تھا کہ یہ چند خواتین ہیں یہ کیا کر سکیں گی، کچھ نہیں ہو گا، کچھ نہیں بدلے گا، Bill پاس نہیں ہو گا اور اگر پاس ہو گیا تو اب implement نہیں ہو گا۔ یہ مایوسی پھیلانے والی جو قوتیں ہیں یہ ہمیشہ سے اپنا عمل کرتی رہی ہیں لیکن ہماری بہادر خواتین نے، ہماری ان بہادر ماؤں نے، بہنوں نے اور بیٹیوں نے ہمیشہ اس ملک میں جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے آزادی کے وقت سے لے کر آج 8-مارچ 2014 تک جدوجہد کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج پنجاب حکومت under the dynamic leadership of Mian Muhammad Shehbaz Sharif یہ Bill introduce کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ Bill ایک امید ہے، یہ Bill خواتین کی جدوجہد کو appreciation ہے اور یہ خواتین کو آگے بڑھنے کا ایک حوصلہ ہے۔ یہ کوئی آخری قدم نہیں ہے لیکن یہ ایک بھرپور قدم ہے۔ آج تک تقاریر ہوتی رہیں، بعض usual قسم کی تبدیلیاں ہوتی رہیں لیکن آج تک decision making forum پر خواتین کو share نہیں دیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بات مسلمہ ہے کہ یہ جو گفتگو کی گئی کہ عورتیں ظلم کا شکار ہیں۔ جب تک خواتین decision making bodies میں اور decision making پالیسی ساز اداروں میں نہیں بیٹھیں گی اُس وقت تک یہ سفر مکمل نہیں ہو سکتا۔ اِس وقت جو Bill میرے پاس ہے اس میں 66

وہ، Government departments تمام departments مختلف amendments کی ہیں۔ وہ تمام institutions، وہ تمام public private partnership کے ادارے ہیں۔ ان تمام اداروں میں جو پالیسی ساز ادارے ہیں، جو syndicates ہیں، جو بورڈ آف گورنرز ہیں، جو بورڈ آف مینجمنٹ ہیں ان amendments کے ذریعے سے decision making اداروں میں خواتین کو share دیا جارہا ہے اور ان کی representation کے مطابق دیا جارہا ہے۔ اس سے جب خواتین ان اداروں میں پالیسی سازی کریں گی، فیصلہ سازی کریں گی تو وہ جدوجہد جو انہوں نے آج تک فیصلہ سازی کے فورم سے باہر رہ کر کی ہے انشاء اللہ آنے والے دنوں میں وہ رنگ لائے گی اور یہ کوششیں بارآور ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج 8-مارچ کیونکہ خواتین کا عالمی دن ہے۔ میرے اپوزیشن کے بھائیوں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے اس کو کبھی مشتہر کرنے کے سلسلے میں، کبھی تقاریر کو لمبا کرنے کے سلسلے میں adjourn کیا جائے لیکن میری آپ سے اور اس معزز ایوان سے یہ گزارش ہے کہ اس amendment کو rule out کیا جائے اور اس Bill کو آج ہی پاس کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014, as introduced, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 20th September 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Fair Representation of Women Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد ایوان صاحب بات کرنا چاہیں گے۔

وزیر اعلیٰ کا خطاب

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج آپ کی وساطت سے اس پورے معزز ایوان اور خاص طور پر اپنی خواتین بہنوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آج خواتین کے عالمی دن پر پنجاب اسمبلی کے اس معزز ایوان میں اتنی بھاری اکثریت کے ساتھ خواتین کے حقوق کا Bill پاس ہوا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "unanimous pass" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خاموشی اختیار کریں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن نے unanimous کہا ہے تو ان کی بہت مہربانی اور میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ہماری اس قوم کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے حقوق کی طرف ایک بہت بڑا قدم ہے۔ میں ابھی ترکی سے آرہا ہوں، سب سے پہلے ترکی کے وزیر اعظم جناب طیب اردگان کا ذکر کروں گا جو ابھی پاکستان میں اپنے حالیہ دورے پر تشریف لائے تھے تو ان کا جس طریقے سے والہانہ استقبال کیا گیا انہوں نے پاکستان بھر کے عوام اور خاص طور پر لاہور کے عوام کا بھرپور شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جس طریقے سے محبت کے پھول نچھاور کئے ان کا دل موہ لیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ترکی وہ اسلامی ملک ہے کہ وہاں ترکی کی مساجد پانچوں نماز کے وقت بھری ہوتی ہیں، جمعہ کے دن مساجد میں جگہ نہیں ملتی لیکن معاشرے کا ہر فرد خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں چاہے وہ کھلیان ہوں، کھیل کے میدان ہوں، دفاتر ہوں، زراعت ہو، ہیلتھ کیئر ہو، انڈسٹری ہو، کامرس ہو اور چاہے وہ financial management ہو۔ ترکی کے اندر آج جو خوشحالی ہے، ترکی کا جو انقلاب آیا وہ ترکی کی پوری قوم کی شبانہ روز محنت کا مرہون منت ہے اور اس میں خواتین کا role مردوں سے کسی طور پر کم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی دو ہفتے پہلے لاء منسٹر صاحب میرے ساتھ تھے اور ہم چین کے دورے پر تھے۔ آج چین کی جو ترقی کا راز ہے، آج چین دنیا کی دوسرے نمبر پر سب سے بڑی معاشی اور عسکری قوت بن چکا ہے۔ اگر آپ آج چین کی ترقی اور خوشحالی کا دور دورہ دیکھیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آج چین کے reserves چار ٹریلین ڈالر ہیں، چین کی export یعنی bilateral trade امریکہ کے ساتھ 600 سے 700 بلین ڈالر کی ہے، چین کی آج سالانہ ترقی یعنی GDP ساڑھے سات فیصد اوسطاً ہے اور آج چین دنیا پر حکمرانی کر رہا ہے۔ یہ حکمرانی نعرے مار کر نہیں بلکہ عملی طور پر مسلسل محنت کر کے چین نے آج دنیا میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ وہاں پر بھی ایک ارب تیس کروڑ کی آبادی میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ مل جل کر چین کے اندر خوشحالی کا انقلاب لے کر آئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ اور اس معزز ایوان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ صدر پاکستان جناب سید ممنون حسین صاحب کی سربراہی میں جو وفد چین گیا تھا وہاں پر وفد کے دورے کے دوران چین کی حکومت اور چین کی اعلیٰ ترین قیادت نے پاکستان کے مسائل کو اچھی طرح سے سمجھا ہے۔ چین کی پاکستان کے ساتھ والہانہ دوستی، چین نے پاکستان کے ساتھ 68 سال میں شاید ہر موقع پر چاہے جنگ ہو یا امن ہو، چاہے زلزلے ہوں یا طوفان ہو یا سیلاب ہو ہمیشہ پاکستان کی مدد کی اور ہمیشہ پاکستان کے ساتھ کھڑا رہا۔ چین کو اچھی طرح علم ہے کہ یہاں پر بجلی نہ ہونے کی بنا پر اندھیرے ہیں، چین کو اچھی طرح پتا ہے کہ یہاں پر بدقسمتی سے تشدد، militancy اور دہشت گردی نے پاکستان کی economy کو بُری طرح تباہ کر رکھا ہے۔ چین اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستان اس کا ایک آزمایا ہوا بہترین دوست ہے اور وہ یہ بات کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ عالمی افق پر جب دنیا کے ممالک ہم سے ملنا پسند نہیں کرتے تھے تو پاکستان ہمارے ساتھ کھڑا رہا۔ چینی اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتے کہ جب انہیں دنیا میں جانے کے لئے ایک ہی corridor دستیاب تھا اور وہ کراچی تھا۔ چین اچھی طرح جانتا

ہے کہ اقوام متحدہ میں سب سے پہلے چین کی نمائندگی کے لئے پاکستان نے اس کو support کیا۔ جب چین اس دنیا میں ایک آزاد ملک کی طرح سامنے آیا تو پاکستان نے چین کو فی الفور recognized کیا۔ چین وہ ملک ہے جس نے پاکستان کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑا۔

جناب سپیکر! آج اس دورے پر انہوں نے پاکستان کے لئے سات سالہ ایک پروگرام دیا ہے اور انہوں نے 32۔ارب ڈالر کا package دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں کوئلے کی بنیاد پر بجلی کے منصوبے ہیں، اس میں پن بجلی کے منصوبے ہیں، اس میں infrastructure کے منصوبے ہیں، اس میں پاکستان چائنا economic corridor کے منصوبے ہیں، اس میں پاکستان ریلوے کے نظام کو مضبوط کرنے کے منصوبے ہیں۔ چین نے بڑے ہی دوستانہ انداز میں کہا کہ پاکستان کی خوشحالی ہماری اپنی خوشحالی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہر level پر پاکستان کے ساتھ ہماری دوستی ہمالیہ سے اونچی، سمندروں سے گہری، شہد سے میٹھی ہے اور لوہے سے زیادہ مضبوط ہے۔ دنیا میں پاکستان جیسا دوست چین کے پاس اور کوئی نہیں۔ اس سے زیادہ ہمارے لئے خوشی اور عزت کی بات کیا ہو سکتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج اس دن کے موقع پر ہمیں اس بات کا عہد کرنا ہوگا کہ یہ economic package جو چین نے ہمیں سات سالہ دیا ہے یہ 4.5۔ارب ڈالر کا سالانہ package بنتا ہے۔ اگر ہم ایمانداری اور شبانہ روز محنت کر کے منصوبے بنا کر، اس پر کوئلے کے پلانٹس، بجلی بنانے اور بجلی distribute کرنے کے پلانٹس اور ریلوے کے نظام کو بہتر کرنے اور ان hydropower project کے لئے اگر دن رات محنت کریں گے، اگر 32۔ارب ڈالر کا 70 فیصد یا 80 فیصد بھی حاصل کر لیا تو پاکستان کے اندر سے اندھیرے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے اور یہ ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ کسی بھی معاشرے میں خواتین کی contribution کے بغیر معاشرہ توانا، صحت مند، progressive اور خوشحال نہیں ہو سکتا۔ آج Landmark Bill اس معزز ایوان نے پاس کیا ہے یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پنجاب کی decision making bodies میں اگر 25 ہزار خواتین کی نمائندگی ہو گی تو میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ 25 ہزار خواتین انشاء اللہ آنے والے دنوں، ہفتوں اور سالوں میں 25 لاکھ خواتین وہاں پر نمائندگی کریں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ Bill تو آج empowerment کا پاس ہوا ہے، کون نہیں جانتا کہ اس صوبے کے اندر Punjab Education Endowment Fund کے ذریعے بچوں کو وظیفہ مل رہا ہے اس میں ہماری 25 ہزار بچیاں ہیں، قوم کی بیٹیاں ہیں اور صوبے کی بیٹیاں ہیں۔ اس صوبے کے اندر جو 2 لاکھ لیپ ٹاپ دیئے گئے میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 50 فیصد ہی نہیں تقریباً 60 فیصد لیپ ٹاپ ان قوم کی بچیوں کو دیئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس صوبے کے اندر پچھلے دو سالوں میں جو چھوٹے loans یعنی قرضہ جات دیئے گئے اس میں 4۔ارب روپے کے 50 فیصد قرضے سلائی کڑھائی اور دوسرے کاموں کے لئے اپنی قوم کی بیٹیوں اور ماؤں کو دیئے گئے جس سے وہ عزت کے ساتھ روزگار کما رہی ہیں۔ اسی طریقے سے وزیراعظم پاکستان نے روزگار کے سلسلے میں جو ایک نیا 100۔ارب روپے کے پراجیکٹ کا اعلان کیا ہے اور اس کی پہلی قرعہ اندازی اسلام آباد میں ابھی ہوئی ہے اس میں 50 فیصد قرضے پاکستان کی بیٹیوں اور ماؤں کے لئے ہیں یعنی 50۔ارب روپے کے قرضے ان کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہنا بڑا آسان اور کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے، انتہائی قابل احترام قائد حزب اختلاف کی تقریر میں اپنے چیمبر میں سن رہا تھا کہ مال روڈ پر احتجاج ہوا، تشدد ہوا، میں ان کو اس سلسلے میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اس معاملے کی انکوائری کروا کر اس معزز ایوان میں پیش کر دوں گا لیکن میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں شاید لیڈر آف دی اپوزیشن کے علم میں یہ بات نہ ہو یہ وہ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام تھا، جو پچھلی حکومت نے صوبوں کو اعتماد میں لئے بغیر خود ہی اعلان کر دیا تھا اور کسی صوبے سے اس کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔ پچھلے دور میں جبکہ میں بھی وہاں پر جاتا تھا وہاں پر Council of Common Interest کی میٹنگیں ہوئیں وہاں پر انہوں نے کہا کہ اب اس پروگرام کو صوبے لے لیں۔ ان کی تنخواہوں کے لئے سالانہ اربوں روپے چاہئیں، اس سلسلے میں اس معزز ایوان کو اعتماد میں لینے کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت کی حکومت نے صوبوں کو اعتماد میں نہیں لیا، ہمیں اعتماد میں نہیں لیا، ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان ہزاروں بچیوں کو وہ سیاسی بنیادوں پر اسلام آباد میں پاکستان کے لئے ہائر کر رہے ہیں لیکن چونکہ وہ ہماری قوم کی بیٹیاں ہیں، میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف ہم ان کو ریگولر کریں گے بلکہ یہاں پر ان کے لئے ایک قانون لے کر آئیں گے اور ان تمام بچیوں کو انشاء اللہ تعالیٰ ریگولر کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہماری آبادی کا پچاس فیصد خواتین ہیں، میڈیکل کالج میں ہماری جو قوم کی بیٹیاں ہیں ان کی میڈیکل کی تعلیم کے لئے ہمارے جو پبلک میڈیکل کالج ہیں، چاہے وہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہے، فاطمہ جناح میڈیکل کالج ہے یا نشتر میڈیکل کالج ہے یعنی جتنے بھی پنجاب بھر میں یا پاکستان بھر میں میڈیکل کالج ہیں آپ جانتے ہیں کہ انتہائی subsidized بہت کم خرچ پر ہم بچے اور بچیوں کو میڈیکل کی تعلیم دیتے ہیں اور پھر ہماری قوم کی بیٹیاں ڈاکٹر بنتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی خدمت ہے اور ایک بہت بڑا چیلنج ہے جو ہمارے بچے اور بچیاں تعلیم کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ وپیراستہ کرکے ایک بہت بڑے noble cause کے لئے آگے بڑھتے ہیں لیکن پھر ہوتا کیا ہے ؟اس وقت میڈیکل کالجوں میں 60 سے 70 فیصد بچیاں اور تیس سے چالیس فیصد بچے ہوتے ہیں۔ قوم کا اربوں روپے کا سرمایہ ہر سال لگتا ہے تو پھر ہسپتالوں میں مریض اس بات کی بھی توقع کرتے ہیں کہ ہماری بیٹیاں آگے بڑھیں گی، ڈگری حاصل کرکے ہسپتالوں میں آئیں گی اور مسیحا بن کر ان کا علاج کریں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے ہمیں ایک culture change لانا ہوگی اور ہمیں اپنی ان بیٹیوں کو ان کے والدین سے یہ درخواست کرنا ہوگی کہ جب قوم اپنے خون پسینے کی کمائی سے ان بیٹیوں پر تعلیم کے لئے اتنی بڑی رقوم خرچ کرتی ہیں تو ہسپتالوں میں مریض اوران کے والدین جو کوئی کینسر کے مرض میں مبتلا ہے کوئی تپ دق کے مرض میں مبتلا ہے، کوئی کسی اور موذی بیماری میں مبتلا ہے وہ بجا طور پر یہ توقع کرتے ہیں کہ یہ بیٹےاور بیٹیاں ہسپتالوں میں آئیں گے ان کا علاج کریں گے اور گھروں میں نہیں بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک رہی بات دیہات کی، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ مائیں اور بہنیں بہت زیادہ productive ہیں۔ وہ صبح گیارہ بجے دودھ مکھن اور پیڑے اپنے بھائیوں کے لئے خاوندوں کے لئے لے کر جاتی ہیں پھر وہ وہاں پر چارا بھی کاٹتی ہیں اوراس کے علاوہ جانوروں کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں، زمینوں کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری دیہات کی بہنیں اور مائیں بہت زیادہ productive ہیں اور قوم کی معاشی پیداوار میں ان کی بڑی contribution ہے۔ میں آپ کو اور اس ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آج ہم نے جو یہاں پر قدم اٹھایا ہے اب یہ قدم پیچھے نہیں جائے گا اور انشاء اللہ یہ قدم آگے جائے گا۔ ہم اس ملک کے اندر اور اس صوبے کے اندر خواتین کی عزت اور تکریم کے لئے ہم ہر وہ کام کریں گے جس میں ان کی بہتری ہو۔ قانون کے ذریعے اور ہر طریقے سے ان کے لئے کام کریں گے جس سے انشاء اللہ ہماری یہ مائیں اور بہنیں اللہ تعالیٰ نے ان کو جو قدرت دی ہے اور ان

کو جو qualities دی ہیں اس کو آگے بڑھ کر وہ contribute کریں اور اس طرح پاکستان جو ہے دنیا کے نقشے پر ایک باوقار اور ایک طاقت ور ملک بن کر نکلے۔ میں آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ آج یہ ایوان کس طرح بھرا ہوا ہے۔ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن! یہ اپنی ماؤں اور بہنوں کو empower کرنے کے لئے بھرا ہوا ہے اور یہ سارے اس ایوان میں آئے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ، مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ ایم پی اے کی طرف سے قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے کہ خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ممبران سے کہوں گا کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

بین الاقوامی یوم خواتین پر پاکستانی خواتین کو اپنے حقوق کے حصول کے لئے کوششوں کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بین الاقوامی یوم خواتین کے موقع پر پاکستانی خواتین کو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے حقوق کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے قابل تعریف کوششوں پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس ضمن میں حکومت پنجاب کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹرز صاحبان! آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House. جی، محترمہ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

ان خواتین کی بدولت یہ خاندان مضبوط معاشرہ بااختیار اقوام کی تعمیر ہوتی ہے نیز پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس بات کا عزم کرتا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے اور خواتین کے معاشرے میں باوقار مقام دینے نیز برابری کے حقوق دلانے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بین الاقوامی یوم خواتین کے موقع پر پاکستانی خواتین کو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے حقوق کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے قابل تعریف کوششوں پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس ضمن میں حکومت پنجاب کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے ان خواتین کی بدولت یہ خاندان مضبوط معاشرہ بااختیار اقوام کی تعمیر ہوتی ہے نیز پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس بات کا عزم کرتا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے اور خواتین کے معاشرے میں باوقار مقام دینے نیز برابری کے حقوق دلانے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ :

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بین الاقوامی یوم خواتین کے موقع پر پاکستانی خواتین کو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے حقوق کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے قابل تعریف کوششوں پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس ضمن میں حکومت پنجاب کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے ان خواتین کی بدولت یہ خاندان مضبوط معاشرہ بااختیار اقوام کی تعمیر ہوتی ہے نیز پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس بات کا عزم کرتا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے اور خواتین کے معاشرے میں باوقار مقام دینے نیز برابری کے حقوق دلانے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 11-مارچ 2014 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔